

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 21, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty five minutes after ten in the morning with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الم تعلم ان الله يعلم ما فى السماء والا رض ان ذلك فى
كتب ان ذلك على الله يسير ويعبدون من دون الله ما
لم ينزل به سلطانا وما ليس لهم به علم وما للظالمين ٥

ترجمہ: (اے مخاطب) کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے بلاشبہ (سب) اس کی کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا ہے) بے شک یہ (سب کچھ) اللہ کے لئے آسان ہے۔ اور (کافر) اللہ کے سوا اس چیز کی پٹش کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی سند نہیں نازل فرمائی اور نہ ان کے پاس (خود) کوئی اس کی خبر ہے (کہ وہ نفس یا عقلی دلائل سے ثابت کر سکیں کہ یہ چیزیں قابل پٹش ہیں) اور (قیامت کے دن ان) ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بڑا کہ اللہ۔ جناب راجہ ظفر الحق صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 21, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty five minutes after ten in the morning with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الم تعلم ان الله يعلم ما فى السماء والا رض ان ذلك فى
كتب ان ذلك على الله يسير ويعبدون من دون الله ما
لم ينزل به سلطانا وما ليس لهم به علم وما للظالمين ٥

ترجمہ: (اے مخاطب) کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے بلاشبہ (سب) اس کی کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا ہے) بے شک یہ (سب کچھ) اللہ کے لئے آسان ہے۔ اور (کافر) اللہ کے سوا اس چیز کی پٹش کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی سند نہیں نازل فرمائی اور نہ ان کے پاس (خود) کوئی اس کی خبر ہے (کہ وہ نفس یا عقلی دلائل سے ثابت کر سکیں کہ یہ چیزیں قابل پٹش ہیں) اور (قیامت کے دن ان) ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بڑا کہ اللہ۔ جناب راجہ ظفر الحق صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین ! آج کے اخبارات میں مجھ سے منسوب ایک خبر لکھی ہوئی ہے جس کو بڑی زبردست publicity بھی دی گئی ہے۔ وہ یہ کہ ملک قاسم صاحب کے بارے میں میری بڑی شدید تنقید ہے۔ میں نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا اور میں اس سے لائقیت کا اقرار کرتا ہوں۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہو ماحول ملنے سے ہی بہت کشیدہ ہے اس کو مزید کشیدہ کرنے کے لئے اس قسم کی حرکتیں ہو رہی ہیں۔ میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ۔ کیا جنرل صاحب آپ کچھ فرمائیں گے؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I think it is an extremely good gesture of the Leader of the Opposition, but we should also take cognizance of this fact. In case the Press has done so then we should know which news paper has done so. And I think we should make an enquiry as to who motivated the statement to be published. If the Leader of the Opposition allows that then, I think, we can go into and find out as to who motivated and why was this published and I would request also to the brothers in the Press that they should act with responsibility, check the statements and only then publish them.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب سید اشتیاق احمد صاحب۔ یہ بات تو ختم ہو چکی اور اگر آپ ارشاد فرمانا چاہیں۔۔۔۔۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: I have a point of order on this issue

Mr. Deputy Chairman: No, that have been decided.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: The Chairman FACC had also levelled charges of corruption against me. If the Chairman FACC can deny charges, I can also deny these, but against me he asked to register a case I told

him, Chairman FACC is not here that against you there are charges. Who is going to interrogate? So he said, "go to the FIA". Then headline appeared in the paper of 14th of July. Such ridiculous charges. Every thing which is stated there in can he prove from these. Every thing is recorded. There is no truth in it. And yet he says that charges should be levelled against the Senator. Here, the Leader of the Opposition has not made a statement, but the newspapers did give charges of corruption against him. If he wants to deny these charges, he should be standing on the same footing as I am standing and register a case against himself. Then come and defend himself. Not like this.

Mr. Deputy Chairman: The fact which was brought into the notice of this House by Raja Sahib has got its significance.

وہ اپنے طور پر اپنی صفائی پیش کر رہے ہیں کہ میں نے ایسا بیان نہیں دیا۔ وہ ختم ہو گئی بات یہ آپ کا issue دوسرا ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ ویسے جس کے خلاف کرپشن چارجز ہیں۔ and other day I told him about that there are charges of corruption against you, he said I have denied them".

Mr. Deputy Chairman: One minute. He will make a statement now. Yes please. Let me have these point of orders.

Maj. Gen. (Rtd.) Naseerullah Khan Babar: These issues are totally different (Interpition) --- Very good justice on the part of the Leader of the Opposition.

Mr. Deputy Chairman: This issue is absolutely different, you see.

آپ تحریف رکھیں۔ ایک منٹ ہی جناب اشتیاق احمد صاحب۔

سید اشتیاق احمد۔ آج میڈنگ تھی متحدہ اپوزیشن کی اور اس کے لئے ہم کو نہیں لایا گیا بلکہ آج ہم کو دس بج کر پانچ منٹ پر لایا گیا۔ تو میں protest کرتا ہوں کہ اگر متحدہ اپوزیشن کی میڈنگ تھی تو اس کے لئے انتظامات کرنے پاتے تھے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ایک منٹ ہی تحریف رکھیں جی (مداخلت)

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: I will request to make a statement.

کہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ گنجی صاحب ایک منٹ ہی میں اس کو فنا دوں۔ حافظ صاحب درست ہے آپ کی بات آپ کو کہیں جانا تھا اس کی اطلاع آپ نے دی یقیناً ان کو لے جانا چاہیے تھا میں گزارش کروں گا۔ وزیر داخلہ صاحب سے کہ وزیر داخلہ صاحب متوجہ ہوں جب بھی اشتیاق احمد صاحب بھی ان کے ساتھی فرماتے ہیں کہ ہمیں لال جگہ جانا ہے تو میں سمجھتا ہوں اس کا بندوبست کیا جائے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: We have no objection Sir, and we will do it.

Mr. Deputy Chairman: Why it was delayed today. Yes Ghichki Sahib on a point of order.

جناب منظور احمد گنجی۔ جناب والا! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ابھی جنرل صاحب نے ایک ایسا غصا ابھو اٹھانے کی کوشش کی۔ اور مجھے لگتا ہے کہ جنرل صاحب NLC کو ستیا ناس کر کے اس کے بعد Denationalization اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ گنجی صاحب یہ point of order نہیں بنتا۔

جناب منظور احمد گنجی۔ بنتا ہے جناب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ

جناب ڈپٹی چیئرمین - یہ point of order نہیں بنتا۔ اگر مسئلہ ہے آپ کے ذہن میں تو آپ اس کے لئے باقاعدہ move کریں۔ جناب جنج آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین میں نے ایک درخواست کی تھی وزیر داخلہ صاحب سے 'Sir the house is not in order' میں نے ایک درخواست کی تھی جناب نصیر اللہ باہر سے کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں سینٹ کی لائبریری off days پر استعمال کروں انہوں نے از راہ مہربانی مجھے اجازت دے دی - یہ آرڈر میرے پاس موجود ہے - یہ آرڈر جب میں نے ٹینڈر کیا سپرنٹنڈنٹ جیل کو ہو ان کا نامزد تھا وہ کہتا ہے نہیں جناب اسٹن آرڈر آنا چاہیے میرے پاس - تو

I was brought to the library yesterday

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ابھی انہوں نے فرما دیا کہ آئندہ ایسے نہیں ہوگا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اور کس طرح ہوگا۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I have apologised for that when they came to me before the Session. I would like to look into it. I assured him with my full support.

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میں سمجھتا ہوں کہ راجہ ظفر الحق صاحب نے انتہائی اخلاقی جرات کا مظاہرہ کر کے ایک ایسے بیان سے لاتعلقی کا اہتمام کیا ہے جو ان کا نہیں تھا لیکن اس قسم کے بیانات روزانہ چھپتے ہیں تو اس سے متعلق کہ یہاں پر پوائنٹ ریز کیا جائے مشاہد حسین صاحب اور حسین عثمانی صاحب سے بھی پتہ کیا جائے کہ کیا انہوں نے ان کے نام پر کوئی بیانات دیئے ہیں اسی طرح سردار یعقوب صاحب سے متعلق بھی بیانات آئے تھے انہوں نے میرے کان میں کہا کہ میں نے نہیں دیا ہے تو اس نے میں سمجھتا ہوں کہ مشاہد حسین صاحب اور حسین عثمانی صاحب سے بھی پوچھا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وزیر داخلہ صاحب نے تسلی کرا دی سارے ہاؤس کی میں سمجھتا

ہوں کہ وہ کافی ہے اب میرے خیال میں وقفہ سوالات کی طرف پھرتے ہیں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ مندوخیل صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب میں گزارش کروں گا کہ یہ ادارہ سینٹ اس

ملک کا سب سے بڑا معزز ادارہ ہے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہم یہاں آتے ہیں پاکستان کا
بہتر خرچ کرتے ہیں اس عوام کا پیسہ خرچ کرتے ہیں آپ سے گزارش یہ ہے کہ بٹتے میں ہم دو
دن آتے ہیں کام کرتے ہیں اور ملک کے بہت اہم مسئلے ہوتے ہیں اور ہم یہاں دو گھنٹے بیٹھتے
ہیں یہاں لیڈر آف اپوزیشن بیٹھتے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ ہاؤس کے لیڈ ہیں اپوزیشن کے نہیں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ میں گزارش کروں گا کہ سارے ہاؤس سے پوچھ لیں

کہ آیا ہم پانچ دن کام کر لیں سینٹ میں اور ملک کے جو ضروری مساملت ہیں وہ نمٹاتے جائیں اور بٹتے
میں دو دن ہم آتے ہیں اس میں کیا کام ہوتا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ بٹتے میں پانچ دن کام ہو۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تشریف رکھیں آپ کی تجویز مناسب ہے اس پر انشاء اللہ غور

کیا جائے گا۔ وقفہ سوالات۔ سوال نمبر ۳۶ چوہدری شجاعت حسین صاحب جواب پڑھا ہوا تصور ہوا۔

(a)36. * Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Commerce
be pleased to state whether it is a fact that the Government have allowed the
import of tractors; if so, its details?

Ch. Ahmad Mukhtar. Tractors are importable under the Import
Policy Order. This Status has been in existence for the last few decades.

چوہدری شجاعت حسین۔ ضمنی سوال۔

(a) Transferred from Ministry of Industries & Production.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ضمنی سوال چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا میں وزیر موسوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ملک کے اندر جو ٹریڈر بن رہے ہیں اور جو امپورٹ کئے جا رہے ہیں اگر وہ ایک ہی ہارس پاور کے ہیں تو ان دونوں کی قیمتوں میں فرق کیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چوہدری احمد مختار۔

چوہدری احمد مختار۔ جناب چیئرمین صاحب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو ملک کے اندر ۵۰ ہارس پاور کا ٹریڈر بن رہا ہے ان سے ہم نے آفر لی اور انہوں نے اپنی کم سے کم آفر دی مت ٹریڈر والوں نے کہا ہے کہ ہم یہ آپ کو ۲۲۵۰۰۰ روپے کا ٹریڈر دے سکتے ہیں جو امپورٹ ٹریڈر ہے انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو ڈیڑھ لاکھ روپے کا دے سکتے ہیں تو اس سلسلے میں ہم نے مختلف کمپنیوں سے پتہ کیا بیلا رس والے جو پاکستان میں ٹریڈر بناتے بھی ہیں ان کے پاس اپنی capacity سے ہے اور وہ بھی اپنی قیمت ایک لاکھ پچاس ہزار لے کر آنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جنرل سمیع قادر صاحب۔ ضمنی سوال۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سلیم قادر۔ کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ ہو لوکل انڈسٹری ہے اس میں ٹریڈر کی بات چیت ہو رہی ہے۔ کیا اس میں جو فی الحال انہوں نے ڈیوٹی کم کی ہے اس سے اس کے اوپر اثر نہیں پڑے گا کہ یہ فیکٹریاں بند ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کیا اثر پڑے گا۔

چوہدری احمد مختار۔ جناب چیئرمین we have given equal opportunity to the

local manufacturers ان کو کہا ہے کہ جن terms and conditions پر ہم ٹریڈر امپورٹ کرنا چاہتے ہیں آپ کے لئے بھی وہی terms and conditions ہیں اگر آپ اپنے components امپورٹ کرتے ہیں اس کے اوپر کوئی ڈیوٹی نہیں ہوگی کوئی سیل ٹیکس نہیں ہوگا۔ آپ complete کریں باہر کے ساتھ ہم جب کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں سیرسٹی ہے ہم اپنے ملک میں سستی بیڑیں بنا سکتے ہیں تو اس سلسلے میں مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ ان کو کوئی خطرہ ہو سکتا ہے۔

They should be able to match with the prices

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سیکرٹری۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ جناب چیئرمین میں نے سوال جو اٹھایا تھا وہ اسی لئے اٹھایا تھا کہ منسٹر صاحب یہ ضرور فرمائیں گے کہ ان کو compete کرنا پڑے گا۔ پاکستان میں ٹریڈر کی جو انڈسٹری ہے اس کو کم از کم دس سال گئے ہیں indigenisation کی طرف آتے ہوئے اور اس وقت میرا خیال ہے کہ جو دو بڑی ٹریڈر فیکٹریاں ہیں۔ ایک العازی اور ملت کو انہوں نے ۸۰ فیصد سے زیادہ indigenise کر لیا ہے manufacturing of components کا پاکستان میں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ جی میں آ رہا ہوں ضمنی سوال سی طرف۔ اب جب گورنٹ کی طرف سے ڈیونیز کم کر کے باہر سے ڈیونیز لاکھ میں جو ٹریڈر منگوا یا جانے گا، جو بھی ٹریڈر ہو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ non-standard ملک میں آ جانے گا اس کے بعد ان کے پاس backup support نہ ہو گی سہیئر پارٹس کی یہ چیزیں ایک دفعہ تو آ جائیں گی لیکن جب یہ ٹریڈر خراب ہوں گے تو اس وقت ان کے پرزہ جات نہیں ملیں گے تو یہ سارے مہینک دیئے جائیں گے۔ میرا سوال یہ ہے جناب چیئرمین کہ کیا گورنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ انڈسٹری کو indigenisation کی طرف لیا جانے یا امپورٹس کو زیادہ کر کے جو existing انڈسٹری چل رہی ہے اس کو بند کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب وزیر صاحب۔

چوہدری احمد مختار۔ جناب چیئرمین اس مسئلے میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہمارے صنعت کار جو ہیں جو بینا کمپنیوں کا کھڑے تھے وہ اپنی بینا کمپنیاں گرا دیں۔ بہت protection دی ہے پاکستان کی انڈسٹری کو اور ہم نے اگر زیادہ ترقی کرنی ہے تو ہمیں competitive ہونا پڑے گا اس لئے اگر equal opportunity دی جاتی ہے local manufacturers کو اور امپورٹ کے لئے ڈیونیز جو کم ہوتی ہیں وہ under certain agreements کم کر رہے ہیں۔ اس وقت بھی ۱۰ فیصد ڈیونیز CKD conditions کے اوپر اور ۱۵ فیصد components کے اوپر ڈیونیز اور کم کر دی گئی ہیں۔ Local manufacturers جو سہیئر پارٹس بناتے ہیں components

جاتے ہیں ان کے اوپر سیز ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے تا کہ اپنی انڈسٹری کو فروغ ملے لیکن اگر اپنی انڈسٹری اس قابل نہیں رہ جاتی کہ وہ compete کر سکے تو آج نہیں تو کل ان کو لامحالہ یہ معاہدہ کرنا ہے تو بہتر یہی ہے کہ اس کی تیاری ابھی سے شروع کی جائے۔ میں تو نہیں سمجھتا کہ اس سے کوئی اتنا بڑا خلا آئے گا۔ جو ہم ٹریڈرز اپورٹ کرنے کا سوچ رہے ہیں وہ معمولی زمیندار کے لئے ہیں اور سستے ان کو دینا چاہتے ہیں، ان کے پاس اتنی facilities نہیں ہیں کہ وہ اپنی زمینیں pledged کرا کے اور اتنے مہنگے ٹریڈرز لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یعنی درآمد کر رہے ہیں آپ کم قیمت پر اور ان کو دینا چاہتے ہیں جی۔ جی پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین، میرا سوال یہ ہے کہ اپورٹس کا معاملہ جو ہے اور خصوصیت سے مشینری کی ملک میں پیداوار بڑھانا، یہ محض اس نوعیت کا سوال نہیں ہے کہ ہمیں آنکھیں بند کر competition کرنا چاہیے۔ اس میں ایک specific سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے تمام معاملات کے لئے ایک ٹیرف کمیشن قائم کیا گیا ہے جو نیشنل گائیڈ لائن کی روشنی میں ایک خاص ترتیب سے جو protected industries ہیں ان کو competition کے قابل بناتا ہے۔ کیا اس معاملہ میں نیشنل ٹیرف کمیشن نے scientifically examine کیا ہے اور یہ دیکھا ہے کہ پچھلے بیس سال میں جو کچھ investment کی گئی ہے اس کی روشنی میں آئندہ کسے سال میں آہستہ آہستہ world competition کے لئے open کریں گے۔

چوہدری احمد مختار۔ جناب چیئرمین صاحب، جو نیشنل ٹیرف کمیشن ہے جو اس کو evaluate کرتا ہے انہی کی recommendations پر اس دفتر جو CKD conditions تھیں اس کے اوپر ۱۰ فیصد ڈیوٹی کر دی گئی تھی اور جو components تھے ان کے اوپر بھی duties reduce کر دی گئی ہیں۔ Local manufacturers کو بھی سیز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے تا کہ وہ compete کر سکیں تو یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ نیشنل ٹیرف کمیشن کی recommendation پر ہو رہا ہے یہ انڈسٹریز جو ہیں پچھلے کئی سال سے کام کر رہی ہیں، ابھی تک ملت والے تو یہ claim کرتے ہیں کہ ان کی indigenisation جو ہے local سپر پائرس کی it is over 90 percent کی تو اگر ہم کہتے ہیں کہ پاکستان سستا ملک ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو

complete کرنے میں کوئی پرہیز نہیں ہونی چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی اگلا سوال نمبر ۲۸۔

38. \$ Mr. Fatch Muhammad Khan: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

- (a) the names of the members of Kashmir delegations led by Nawabzada Nasrullah Khan, MNA, with names of the countries they visited; and
- (b) the expenditure incurred on each delegation?

Sardar Aseff Ahmad Ali : The composition of the delegation headed by Nawabzada Nasrullah Khan is as follows. Shikh Rashid Ahmad, MNA, Arbab Muhammad Jehangir Khan, MNA, Mr. Shafaqat Mahmood, Senator, Sardar Muhammad Ibrahim (Kashmiri leader), Mr. S.M Zafar, Mr. Jilil Abbas Jilani, Director(Kashmir Affairs), M/o Foreign Affairs, Mr. Jamshed Ahmad, Allama Rasheed Turabi, Amir Jamaat-e-Islami, Mr. Suhail Sarwar Sultan, Journalist, Syed Wajid Hussain Sherazi, Journalist. The delegation headed by Nawabzada Narullah Khan visited UK, Netherlands, Sweden, Belgium, Austria, Spain, France and Turkey.

2. The expenditure on the visits of Parliamentary delegations has been incurred according to the prescribed rules and regulations. The details of total expenditure are being calculated by our Missions abroad and will be made available to this honourable House as and when received.

3. I would like to assure this august House that the government is fully cognizant of the prevailing situation in Indian held Kashmir and steps would be taken to resolve this problem in a just and equitable manner. The implementation of the Security Council's resolutions on Kashmir, has been and is the highest priority objective of the government.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال۔

جناب فتح محمد خان۔ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی پروفیسر خورشید صاحب سلیمنٹری۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا آپ کو یاد ہو گا کہ یہ سوال دراصل پرسوں آیا تھا اور ہاؤس نے اس وضاحت کے ساتھ اسے واپس بھیجا تھا کہ بیرونی سفر پر دو قسم کے اخراجات ہوتے ہیں، ایک اخراجات وہ ہیں جو ملک سے کئے جاتے ہیں اور ایک وہ ہیں جو باہر کے مشن کرتے ہیں، اگر باہر کے مشن کے اخراجات آپ کے پاس نہیں آتے ہیں تو جو بھی ملک میں کئے گئے ہیں وہ تو آپ ہاؤس میں لائیں، لیکن جواب پھر وہی ہے اور وہ انٹارمیشن ہاؤس کو نہیں دی گئی ہے، میں جانتا چاہتا ہوں کہ یہ انٹارمیشن کیوں نہیں دی گئی اور وہی جواب دیا گیا ہے جو پہلے دیا گیا تھا، اس کے اکاؤنٹس اب تک کیوں نہیں آئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سردار آصف علی صاحب یہ سوال ڈیفنر ہوا تھا، یقیناً ۱۹ تاریخ کو۔۔۔

اب دوبارہ آج لایا گیا ہے۔ جو پروفیسر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے اس کی روشنی میں آپ کچھ ارشاد فرمانا چاہیں گے۔ جی ارشاد۔

Sardar Aseff Ahmad Ali: Mr. Chairman, the expenditure, which are conducted by our Missions, these are later on drawn upon through a supplementary grant, but there is a procedure that has to be followed by each Mission before these accounts can be sent to us. So that procedure is being followed and as soon as all the information is available and the accounts are collected we will submit it to the House.

Prof. Khurshid Ahmed: Already more than three months have passed.

Sardar Aseff Ahmed Ali: Yes, they are being collected.

Mr. Deputy Chairman: Expenditure has already been incurred, I think, and it should be known to the government.

Prof. Khurshid Ahmed: We are in a new financial year.

Sardar Aseff Ahmad Ali: As soon as they are available, they will be placed on the table of the House.

Mr. Deputy Chairman: Right. Khalil-ur-Rehman Sahib.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Mr. Chairman, this in a noble cause carried out by some fine people to prod the conscience of the rest of the world as far as the atrocities in Kashmir are concerned albeit at a lot of expenditure which, I am sure, will come out at a later stage but it is so apparent that there seems to be no effect of these visits, of this polarization. Atrocities in Kashmir are absolutely on the increase and there is nothing visible as to what this Commission, which has gone out, has done?

Mr. Deputy Chairman: Now, what is your question Khalil Sahib?

Mr. Khalil-ur-Rehman: My question is what does the Foreign Minister has to say about it?

Sardar Aseff Ahmed Ali: Mr. Chairman, this is the first time that the Kashmir issue and the dispute has been taken to the world forum and this is going to be a long drawn out process and it is very important that the honourable parliamentarians of our Parliament visit foreign countries, make the

public opinion aware of what is happening in Kashmir and if you don't go this process and this important responsibility is not taken by the Parliament of Pakistan then our case will go by default. We will have to work very very hard. We will have to mould public opinion in favour of the Kashmir cause. So it is a process and we are very proud to say that this is the first time in the history that this process has been initiated by the government of Prime Minister Benazir Bhutto. I thank you, Sir.

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Raja Muhammad Zafar-ul-Haq

Sahib.

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین، میں وزیر خارجہ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو delegation کے نام انہوں نے دیئے ہیں اس میں دس ارکان بھیجے گئے ہیں، ان دس ارکان میں سے صرف چار ممبر پارلیمنٹ ہیں اور چھ دوسرے لوگ ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ وہ مجھ سے اس بارے میں بھی اتفاق کریں گے کہ ہم نے delegations ہوں چونکہ جب کوئی delegation باہر جاتا ہے تو Leader of the delegation وہاں جا کر بات چیت کرتا ہے۔ باقی اس کی support میں وہاں موجود ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ کوئی ایسا delegation تو نہیں جو کسی تفریح کے لیے جا رہا ہو، یا کوئی لوگ ایسے ہوں جنہیں خواہ مخواہ باہر بھیجنے کے لیے بھیجا جائے۔ یہ ایسا serious and delicate معاملہ ہے جس میں ان لوگوں کو جانا چاہیے جو ایک تو اس معاملے سے واقف ہوں دوسرا یہ ہے کہ اگر delegations بھجوانے ہوں تو اخراجات بھی کم ہوں گے اور ان کا اثر بھی زیادہ ہو گا۔ اکثر یہ شکایت کی جاتی ہے کہ ہمارے ملک سے جو delegation جاتے ہیں وہ بڑی تعداد میں ہوتے ہیں پھر ہمارے foreign missions کو ان کے لیے انتظام کرنا پڑتا ہے۔ جو expenditure یہاں سے آپ اس کے لیے sanction کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ پھر وہ mission sanction کرتے ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ پھر وہ اخراجات جو ہیں supplementary grant کے طور پر مانگتے ہیں تو اس لحاظ سے کیا وہ مجھ سے اتفاق نہیں کریں گے کہ دو یا زیادہ سے زیادہ تین ارکان کا delegation جانا چاہیے۔ اس میں اسی لیے صرف چار parliamentarians ہیں، باقی چھ حضرات

جناب آفتاب احمد شیخ - Delegation ہی کی بات کر رہا ہوں - کشمیر ہی کا مسئلہ ہے - کیا یہ حقیقت ہے کہ وزیراعظم اپریل میں کشمیر کے مسئلے پر دہلی دورہ کریں گی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین - کیا فرمائیں گے؟

Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Is she likely to visit Delhi in April for solving the Kashmir issue, for having a talk with the Indian Prime Minister ?

Sardar Aseff Ahmed Ali : First of all it does not arise from these two questions.

Mr. Deputy Chairman: I agree, that is not related to this question.

جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد - وزیر خارجہ صاحب نے فرمایا کہ پارلیمانی وفد گیا تھا - پارلیمانی وفد کے سربراہ قومی اسمبلی کے وفد کے سربراہ ہیں کیونکہ پارلیمنٹ سینٹ اور قومی اسمبلی کہلاتی ہے - جب کہ اب تک سینٹ میں کوئی کشمیر کمیٹی نہیں بنائی گئی ہے اور جب یہ وفد گیا تھا اس وقت کوئی کشمیر کمیٹی نہیں تھی - اس کی اصلاح فرمائیں اور یہ کہیں کہ قومی اسمبلی کا وفد گیا تھا - وہ پارلیمانی سربراہ کشمیر کمیٹی کے نہیں ہیں - اب جو قرار داد پاس ہوئی ہے اس کے بعد جو کشمیر کمیٹی بنے گی تو سب کو معلوم ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - یقیناً ایک اپنے اندر -----

Sardar Aseff Ahmed Ali : Sir, the National Assembly has authorized the Chairman of the Kashmir Committee to compose the delegation in any way that he feels it will facilitate his work abroad.

جناب ڈپٹی چیئرمین - سوال نمبر 39 جناب فتح محمد خاں - وی ہے تقریباً جی - کوئی

ضمنی سوال۔

جناب فتح محمد خان۔ اس میں خرچہ وغیرہ کچھ نہیں لکھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب عبدالرحیم مندوخیل۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! پہلا خرچہ یہاں کا تو دستیاب ہے۔

وہ ہمیں دے دیں۔ مثنیٰ کا abroad جو خرچہ ہوا جب آنے کا تو دیکھ لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کا سوال یہ ہے کہ جو خرچہ اس پر اٹھا ہے۔ اس

کی تفصیل آپ کو معلوم ہونی چاہیے۔ ہاؤس کو معلوم ہو۔ جب کہ آپ نے لکھا ہے کہ وہ ہم

بہ میں دیں گے۔ جواب میں یہ ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم پیش کر دیں گے۔ ہم اس

سوال کو defer کر دیتے ہیں۔ Defer ہو گیا جی۔ جی جناب شاہ صاحب۔

سید مرمل شاہ۔ یہ سوال ہے۔ جس طرح حافظ حسین احمد صاحب نے کہا ہے کہ

سینٹ کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا ہے۔ سوال نمبر 39 میں آپ دیکھیں سینٹ کا کوئی بھی ممبر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ بات ہو گئی ہے۔ انہوں نے کر دی ہے۔ انہوں نے فرما

دیا ہے کہ چیئرمین صاحب کی صوابدید پر ہے کہ جہاں سے وہ لیتے ہیں وہ لیں۔ انہوں نے یہ ارشاد

فرمایا ہے۔ سردار آصف احمد علی بلوچ۔

Sardar Aseff Ahmad Ali: Sir, there is a little bit of confusion here

because the Question No. 39 relates to the visits by Maulana Fazal-ur-Rehman, the Chairman of the National Assembly Standing Committee on Foreign Affairs

Mr. Deputy Chairman: No, part (b) of this question relates to the

part (b) of the first question expenses

کے بارے میں وہ بات کر رہے ہیں۔

سردار آصف احمد علی۔ وہ کشمیر کے بارے میں فرما رہے ہیں۔

Because this is the Standing Committee of the National Assembly which can go at any time any where .

Mr. Deputy Chairman: Right.

جناب گلزار احمد خان۔ جناب چیئرمین میں پھر اپنے سوال کو دہراؤں گا کیونکہ اس کا جواب floor پر نہیں آیا ہے۔ کیا وزیر خارجہ صاحب یہ بیان کرنا پسند فرمائیں گے کہ سینٹ پارلیمنٹ کا حصہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو پھر نیشنل اسمبلی یا سینٹ کا سوال نہیں پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی ان کی صدا بید کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اس کے لئے شاید آپ کو علم ہو کہ یہاں پر ایک بات کمنٹی بنانی جا رہی تھی اور غالباً وہ in process ہے وہ بن جائے گی اور یہ بات بھی بن جائے گی۔ وہ بات چل رہی ہے۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب والا! اتنا لمبا پوڑا جواب دیا گیا ہے کہ حکومت اس سے باخبر ہے۔ حکومت یہ کر رہی ہے۔ حکومت وہ کر رہی ہے۔ غالباً وزیر صاحب حکومت کی publicity بڑی اہم priority سمجھتے ہیں۔ جناب والا! اس کی کیا ضرورت ہے کہ اس کے پارٹ ۲ کا جواب دیا گیا ہے۔

He should not insult the intelligence of the members of this House. They, I think, very much know.

Mr. Deputy Chairman: What is the question? Dr. Sahib.

Dr. Muhammad Rehan: Sir, he should not think us the students from primary school.

جناب والا! آپ پارٹ ۲ کا جواب پڑھ لیں

I would like to assure this august House that the government is fully cognizant of the prevailing situation in Indian held Kashmir and steps would be taken....

اس کے بارے میں کس نے پوچھا ہے؟ جب کسی نے پوچھا نہیں ہے تو بلا ضرورت آپ خواہ مخواہ اس کو شامل کر رہے ہیں۔ اس دن بھی بلا ضرورت اس میں شامل کر دیئے تھے۔ اس کے بارے میں سارا ہاؤس جانتا ہے اور سب باخبر ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - آپ تشریف رکھیں - کمانڈر ضلیل الرحمان صاحب پوائنٹ آف

آرڈر۔

Mr. Khalil-ur Rehman: Sir, I have a submission to make. Since we are talking of the composition of the team and also talking about Kashmir, I would like to inform the honourable Minister that this Parliament has got and particularly in the Senate a Committee on Human Rights which has been dealing extensively on Kashmir issue for the past three years. In fact, in Geneva they were very much represented and they came out with some very fine results. It is bit of an apathy that ever since this government has come this Committee has not been taken into any consultation. Neither it has been made a part of any of the delegations. To keep the continuity which has been going on in this regard, would the Foreign Minister say anything about it?

Sardar Aseff Ahmad Ali: Sir, composition of delegations and sending of delegations is not the responsibility of the government.

Mr. Deputy Chairman: No. He has drawn your attention to the Standing Committee which exists in the Senate on Human Rights. So, he is only referring to that.

Sardar Aseff Ahmad Ali: Sir, I was just coming to that. The Senate is perfectly at liberty and within its powers to send any delegation at once. This is not the government's responsibility. It is the honourable Senate and the honourable National Assembly which can compose their own delegations and send them wherever they want.

جناب ڈپٹی چیئرمین - شکریہ - سوال نمبر ۵۲ - پروفیسر غورخید احمد صاحب -

+52. * Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is correct that a certain food and drug authority of America has blacklisted a number of Pakistani manufacturers of surgical instruments, with the result that Pakistani exports to America of Surgical goods are being adversely affected, resulting in loss of foreign exchange; if so, the name of American Authority involved and the action taken by the government to rectify the situation?

Ch. Ahmad Mukhtar: Food and Drug Administration (FDA) of the Government of USA has not blacklisted any Pakistani manufacturer of surgical instruments. However, FDA has placed consignments of surgical goods from Pakistan on import alert for reasons of ensuring compliance of prescribed good manufacturing practices and their quality standards.

Government is fully conscious of the situation and has taken the following measures to rectify the situation:

(1) Embassy of Pakistan has established contact and is in constant touch with concerned US authorities to resolve the matter.

(2) An officer of the Ministry of Commerce has held preliminary discussions with USA authorities.

(3) A meeting has been fixed with FDA, Washington on 22nd July, 1994. A 5-member delegation is leaving shortly for Washington to take up the matter with FDA and place their view point before them.

(4) The Surgical Instruments Manufacturer's Association of Pakistan has engaged an American consultant who has given his report. The

+ Transferred from the Ministry of Industries and Production

report is being considered by Government in consultation with the EPB and the Association. Government is also rationalising tariff on import of raw material for use of surgical industry.

جناب چیئرمین، جی ضمنی سوال پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا! میں پہلا سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ F.D.A. نے کس تاریخ کو پاکستان کی امپورٹ کو observation میں رکھا ہے اور آپ نے پہلا contact ان سے اس کے بارے میں کب کیا ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Ch. Ahmad Mukhtar Sahib.

Ch. Ahmad Mukhtar: I would like to inform you that in April this year FDA sent a delegation to Pakistan and they with the permission of the owners of those factories which were manufacturing surgical goods visited the factories, saw the process, saw the quality of the product that they were making and then they went back and gave an adverse report in respect of goods being manufactured in Pakistan. This was in April. The moment this adverse report came, our people in the Embassy over there informed us and since then we were busy working with the Commerce Minister over there and we were in touch with the Surgical Manufacturers Association also. The latest position is that they are having a meeting on the 25th of this month in America. A team of manufacturers has gone there along with that the Government has sent a very senior member of EPB who is well aware of the problem to sort out this and hopefully it will be sorted out in this month.

پروفیسر خورشید احمد۔ کیا یہ صحیح ہے کہ اپریل کی اس visit سے پہلے Indo-Zionist لابی نے پاکستان سے امپورٹ کے بارے میں ایک مہم چلائی تھی اور خصوصیت سے سرجیکل گٹز کو مارگٹ بنایا تھا۔ اس پر فاسا کام ہوا۔ آپ نے اس کے تدارک کے کیا کیا؟

چوہدری احمد مختار۔ میں یہ جانا چاہتا ہوں کہ یہ جو ایف ڈی اے والوں کی Visit تھی اس کے پیچھے ہمارے اپنے ہی مینوفیکچرز تھے جنہوں نے وہاں پر ایک دوسرے کے خلاف شکایات کیں۔

to get more bussines. They wanted certain people to be out of that and because of that FDA people visited Pakistan and saw this. I do not think there was any Indo-Zionist lobby working against the surgical people.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ گھر والوں نے ہی آگ میں کچھ کیا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ نہیں وہ بھی ہے۔ یہ دونوں چیزیں ہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے غلط رپورٹ کی۔ تو سوال یہ ہے کہ آپ نے ان مینوفیکچرز کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے۔ جنہوں نے وزارت تجارت کو رسوا کیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جو آپ نے فرمایا ہے، ان کے خلاف آپ کوئی کارروائی کر رہے ہیں۔

چوہدری احمد مختار۔ جناب چیئرمین! یہ ان کا اپنا ذاتی مسئلہ ہے۔ ہمیں نہ تو American FDA جاتی ہے کہ کس نے کس کی شکایت کی یہ تو سرجیکل Instruments بنانے والوں سے میری ملاقات ہونی تو انہوں نے بتایا کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے خلاف شکایتیں کرتے ہیں۔ Nobody wants to name anybody in that.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سیکرٹری جناب پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ جناب کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ سرجیکل گڈز کی امریکہ ایکسپورٹ بند ہونے سے کتنی ایکسپورٹ کم ہوگی اور متبادل اقدام کیا گئے جا رہے ہیں۔

Ch.Ahmad Mukhtar: Mr.Chairman, in 1992-93 the total export of surgical goods to USA were \$59 million out of \$ 102 million, in 1992-93, July to April, the exports to USA were \$ 38.82 million.

میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ مجھے پوری امید ہے کہ جو ایف ڈی اے کے ساتھ ہماری بات چیت

مل رہی ہے ہم نے وہاں یہ Consultants رکھے ہیں انہوں نے اپنی جو problems بتائی ہیں جو ایف ڈی اے گائیڈ لائن دے رہا ہے اس کے تحت We are following that procedure انہوں نے کہا ہے ایک کمپنی بنائی جائے جس میں ایک گورنمنٹ کا نمائندہ ہو اور تین چار غیرتی والے ہوں وہ مل کر ایک لائسنس ایجو کریں گے اور وہ Challengable نہیں ہوگا۔ ہو یہ رہا تھا کہ سین لیس سٹیل سے جو یہ آلات بناتے ہیں وہ people were using it was not the proper grade which our people were using اور آپ کو معلوم ہے کہ surgical instruments play a very major role وہاں یہ تو ایک minute میں sue کر دیتے ہیں اگر کوئی خطہ اوزار استعمال کیا جائے۔ اور اس کی specification ٹھیک نہ ہو۔ اس سلسلے میں پوری امید ہے

in this meeting the problem will be sorted out.

Mr. Deputy Chairman: Last supplementary on this question, Mr. Answer Bhinder.

Ch. Muhammad Anwer Bhinder: In part (ii) of this answer, it has been said that the officers of Ministry of Commerce had held preliminary discussions with United States Authority. What were those preliminary discussions, on what points those preliminary discussions were held and what was the outcome of that preliminary discussions?

چوہدری احمد مختار - جناب چیرمین! جو preliminary discussion ہوئی تھی اس

میں جو outcome آئی تھی وہ یہ تھی - Americans نے کہا کہ

You should have adoption of good manufacturing practices, establishment of an independent government laboratory and technical capabilities, induction of appropriate production, equipment and facilities, introduction of training programmes, creation of research and development cell.

یہ پانچ پوائنٹ تھے جن کو انہوں نے ہائی لائٹ کیا اور اسی سلسلے میں یہ جو سیکنڈ delegation گیا ہے۔

with the senior officials of Ministry of Commerce تو انشاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ last سوال تھا اس سوال پر چھ سوال ہو چکے ہیں اس سلسلے میں آپ کرنا چاہتے ہیں۔ جی مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ میں جناب وزیر محترم سے یہ پوچھوں گا کہ ہماری گاڑ دو طریقوں سے باہر ملکوں میں ایکسپورٹ ہوتی ہیں۔ ایک جہاز سے ہوتا ہے ایک ship سے ہوتا ہے۔ آیا ہمارے ہاں دونوں جگہ پر کوئی ایسا بندوبست ہے کہ جب گاڑ جاتی ہیں تو ان کی چیکنگ ہوتی ہے کہ آیا اس میں مال کیا ہے یا اس میں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اس کا تعلق آلات جراحی سے کیا ہے۔ سوال کیا ہے۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ سوال یہ ہے کہ ہماری باہر ملکوں میں ساکھ خراب ہوتی ہے۔ ہم جو مال باہر بھیجتے ہیں پاؤل کی بجائے ہم منی بھیجتے ہیں۔ دوسری چیزوں کی بجائے ہم خراب مال بھیجتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یعنی عام مال کی آپ بات کر رہے ہیں۔ تشریف رکھیں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جی ہاں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تشریف رکھیں جی۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب میں تشریف تو رکھوں گا لیکن جواب تو یہ

دے دیں ناں۔

Ch Ahmed Mukhtar: Mr. Chairman Sir, although this is an irrelevant question. It does not relate to that particular question but

چونکہ فری ٹریڈ ہے پاکستان میں 'except for certain essential commodities' کسی کی بھی چیکنگ نہیں ہوتی۔ pre-inspection نہیں ہوتی۔ اور اگر گورنٹ دوبارہ ایسا سسٹم لائے تو لوگ کہیں گے کہ جی فری ٹریڈ نہیں ہے اور گورنٹ ہمیں ایکسپورٹ نہیں کرنے دیتی۔ اس لئے یہ نہیں ہو رہا۔

Mr. Deputy Chairman: Right, thank you very much, Now question No.56, Ch. Shujat Hussain.

56. * Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to grant further concessions to the Gadoon Industrial Estate in addition to the concessions already given to the industries set-up in the said Estate?

Makhdoom Shahabuddin: The Prime Minister had said that the Government will restore the rights of Gadoon Amazai. The matter of Gadoon Amazai is under consideration of the Government.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary question please?

چوہدری شجاعت حسین - ضمنی سوال جناب والا - جواب میں صرف یہ لکھا گیا ہے کہ وزیر اعظم نے یہ کہا ہے کہ حکومت گدون امانزی کے حقوق بحال کرے گی - اور گدون امانزی کے معاملے پر حکومت غور کر رہی ہے - صرف یہ جواب دیا گیا ہے - تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ کون سے حقوق ہیں جو پامال ہوئے تھے جن پر حکومت غور کر رہی ہے ؟ -

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - جہاں تک concession کا تعلق ہے میرے خیال میں وہ واضح ہیں - یہ کہا گیا تھا کہ جو حقوق وہاں دیے گئے تھے ان کو بحال کیا جائے گا - اس سلسلے میں ابھی تک اس پر کام ہو رہا ہے - اور کچھ ذرا delay بجٹ کی وجہ سے ہوا - ابھی اس پر کام ہو رہا ہے - جونہی یہ فیصلہ ہو جاتا ہے - انشاء اللہ وہ پیش کر دیا جائے گا -

چوہدری شجاعت حسین - جناب وزیر اعظم صاحبہ نے حقوق پامال ہونے کا کہا ہے - اور وہ کون سے حقوق ہیں - یہ بتانے جائیں ؟

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - جو حقوق 89ء میں دیئے گئے تھے ان concession کو کم کر دیا گیا تھا - اور ان کی بحالی کے متعلق وزیر اعظم نے آپ نے اس سوال میں تو

نہیں پلوچا لیکن میں آپ سے عرض کروں کہ 89ء میں جو concession دیئے گئے تھے وہ 91ء میں withdraw کرنے گئے اور پھر دوبارہ ۲۱ مارچ ۹۲ء میں جو رعایت دی گئی تھیں ان میں چھپس فیصد پر بحال کیا گیا تھا۔ اور اگلے سوال میں یہ چیز واضح ہو جائے گی کہ جو requisite information exemption دینے کی 'سو فیصد دینے کی' اور 'چھپس فیصد بھی' اس کو بھی دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ابراہیم خان - جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بنیادی طور پر گدون امانی اسٹیٹ جو بنا تھا اور جو مراعات دی گئی تھیں وہ اس خاطر تھیں کہ وہاں کے Agriculturists poppy grow کرتے تھے۔ اور ان لوگوں کو اس سے منع کرنے کی خاطر یہ سارا اسٹیٹ بنا تھا۔ مسند ان انڈسٹریز کا نہیں ہے۔ مسند ان poppy growing agriculturists کا ہے کہ کس طریقے سے ان کو compensate کیا جائے۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ ان غریب کاشتکار لوگوں کے لئے 'جن کو آپ نے گویوں سے ہلاک بھی کیا' وہ مرے بھی 'ان کی زمینیں بھی گئیں' اور وہ poppy growing فصل بھی 'ان کے لئے یہ کیا کچھ کر رہے ہیں' جن کا حق ہے اور ان کو اس سارے عمل سے کیا ملتا ہے آپ اس کا جواب دیں؟

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - جناب چیئرمین! انہی کے لئے یہ سارا concession دیا گیا۔ وہاں انڈسٹریز بھی لگائی گئیں، لیکن جب یہ ۹۱ء میں مراعات واپس لی گئیں، تو اس وقت ان کا کوئی خیال نہیں کیا گیا، اسی وجہ سے ان کو نقصان ہوا اور یہ بیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ۱۹۹۱ء میں یہ سارے concession withdraw ہو گئے تھے جس میں ان کو تکالیف ہوئیں اور پھر ان کو ۲۵ فیصد پر بحال کیا گیا ہے اب اس کے لئے مزید غور ہو رہا ہے کہ ہم ان کو کس طرح اور concession دیں اور ان کے جو کام ہیں ان کو چلایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - شکریہ پانچ سوال ہو چکے ہیں جی۔ ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ - جناب چیئرمین صاحب! میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ حکومت بلوچستان نے بلوچستان میں Industrialisation کے لئے ایک پالیسی بنائی ہے وفاقی حکومت سے گزارش ہے کہ گدون امانی کی طرز پر مراعات دی جائیں تاکہ بلوچستان میں بھی

industrialisation ہو سکے اور بیروزگاری پر کسی حد تک قابو پایا جاسکے۔ کیا وفاقی حکومت اس مسئلہ پر بلوچستان کی جو درخواست ہے کہ وہاں بھی industrialisation کے لئے گدون لازمی کی طرف مراعات دی جائیں اس طرف توجہ دے گی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب، آپ کا یہ سوال اس لئے نہیں بنتا کہ اس کا تعلق اس سوال کے ساتھ نہیں ہے اگر آپ نے اس کو اٹھانا ہے تو fresh نوٹس دے کر اس کو لا سکتے تھے۔ مندوخیل صاحب آپ فرما رہے تھے۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! میں تو ڈاکٹر صاحب کے سوال کو بڑھاتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ کچھ اس کے ساتھ relevant ہے۔ میں یہ وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا بلوچستان میں آمازی سٹیٹ ہے جو جب کے ساتھ ہے اور کراچی سے ۱۴ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اس کا سوال کے ساتھ تعلق کچھ نہیں ہے۔ اگر آپ نے بلوچستان کا کوئی مسئلہ لانا ہے تو آپ fresh نوٹس دے کر اس کو لا سکتے ہیں۔ سپلیمنٹری سوال نہیں بن سکتا۔۔ اچھا آپ فرمائیے۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ یہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں جو آپ کہہ رہے ہیں کہ سندھ کے ساتھ ہی ہے، کوئی ایسی سکیم ہے کہ وہاں ہمارے غریب اور پسماندہ علاقے کے لئے کوئی industrial estate قائم کی جائے اور گدون جیسے مراعات بلوچستان کو بھی دی جائیں تاکہ ہمارے بلوچستان کے لوگ بھی اس گورنمنٹ کی نیک خواہشات اور نیک خیالات سے مستفید ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کا سوال یہ ہوا کہ بلوچستان کو بھی ایسی مراعات دی جائیں۔ اس کے لئے آپ fresh نوٹس دیں انشاء اللہ آپ کو ضرور دیں گے۔ جناب اگلا سوال جی پوہری شجاعت حسین صاحب سوال نمبر ۵۷۔

57. * Chuadhy Shujat Hussain: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the names of the heads of state and government and foreign investors whom the Prime Minister met during her

visit to Davos, Switzerland, in February last, and the fields of investment the Prime Minister discussed with them?

Syed Iqbal Haider: Since Wold Economic forum is not the occasion for investment seeking activities, no formal meetings of businessmen and heads of States Governments with the Prime Minister were arranged. However, informal meetings were held by the Prime Minister with the following:

- (i) Bilateral meeting with Prime Minister Carl Bildt of Sweden on 29-01-1994.
- (ii) Breakfast hosted by President Suleyman Demiral on 30-01-1994.
- (iii) Meeting with the Chairman, PLO, Mr. Yasser Arafat on 30-1-1994.

جناب ڈپٹی چیئرمین - چوہدری شجاعت صاحب سپیکمنٹری۔

چوہدری شجاعت حسین - سوال میں یہ کہا گیا ہے کہ Devos میں جو World Economic Forum ہوتا ہے وہ سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کو بروئے کار لانے کا موقع نہیں ہوتا اور جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پرائم منسٹر نے کسی بھی Businessman and Head of the State سے formal ملاقات نہیں کی تو کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ مانے کا مقصد کیا تھا پھر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر - Devos کی جو کانفرنس ہوتی ہے جناب چیئرمین، مجھے یقین ہے معزز رکن بخوبی واقف ہوں گے کہ یہ وہ موقع ہوتا ہے جہاں پر Business Community اپنے اپنے ملک میں Investment کی opportunities کا جائزہ لیتے ہوئے ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرتے اور opportunities کو avail کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو جہاں تک ملاقاتیں کا تعلق ہے انہوں نے آدھا سوال پڑھا ہے تین اہم شخصیات سے informal ملاقاتیں ہوئیں Devos کی جو کانفرنس ہے کہ وہ کوئی گورنٹ کی کانفرنس اس لحاظ سے نہیں ہے کہ وہاں پر کوئی

formal talks ہوتی ہیں - تین اہم شخصیات - ایک پرائم منسٹر سویڈن سے ملاقات ہوئی ہے ایک پریزیڈنٹ آف ترکی سے ملاقات ہوئی اور پی ایل او کے چیئرمین سے ملاقات ہوئی پھر اس کے بعد پرائم منسٹر نے خود ڈنر دیا تھا اس میں مختلف لوگوں سے informal ملاقات ہوئی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب پروفیسر خورشید صاحب ضمنی سوال جی۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس Delegation میں کتنے افراد تھے اور کتنا پیسہ اس پر خرچ ہوا اور جو ملاقاتیں ہوئی ہیں یا سرعراقات سے ملاقات کوئی economic importance کی نہیں ہے - اسی طریقے سے سلیاں ڈیمبرل سے ہمارے بڑے اچھے تعلقات ہیں اور اس کے لئے دعوت نامے کی ضرورت نہیں تھی۔ سویڈن سے بھی جتنے بھی ہمارے economic relation ship ہیں investment ہے جہاں فی الحقیقت اتنے اہم موقع پر کتنے افراد گئے تھے اور اس سے کیا آپ نے حاصل کیا؟

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! جہاں تک ڈپٹی کمیشن کے افراد کی تعداد کا تعلق ہے اس کے لئے تو مجھے فریش نوٹس پائینے ہوگا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں وہ اس میں آنے گا۔ وہ اس کا حصہ ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں اس کا حصہ نہیں ہے۔ آپ سوال کو پڑھیں اس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔

Will the Minister be pleased to state the names of the heads of states and the governments and foreign investors whom the Prime Minister met during her visit to Devos, Switzerland, in February last, and the fields of investment the Prime Minister discussed with them.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں relevancy اس سے آتی ہے کہ جب آپ فرما رہے ہیں کہ پرائم منسٹر صاحبہ تشریف لے گئیں تو ان کے ساتھ کون کون گئے تھے۔ relevancy تو ہے اس کی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ راجہ محمد ظفر الحق صاحب پروات آف آرڈر۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! آج یہ تیسرا موقع ہے کہ تین مختلف وزراء نے جواب دینے کی بجائے یہ کہا کہ یہ سوال irrelevant ہے۔ میں یہ بات کلیئر کروانا چاہتا ہوں چیئر سے کہ اس بات کا فیصلہ کرنا کہ سوال relevant ہے یا نہیں ہے۔ یہ چیئر کا کام ہے یا جواب دینے والے کا کام ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ میں نے کہہ دیا ہے کہ اس کی relevancy ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ یہ فیصلہ کون کرے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ فیصلہ چیئر نے کرنا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ میں اعتراض تو کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ یہ تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ سوال سے متعلق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے بس اتنا کہہ دیجیے۔ ڈاکٹر رحمان صاحب، ضمنی سوال۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب والا! جیسا کہ سوال میں پوچھا گیا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب گئی تھیں اور وہاں انہوں نے کون سے ہیڈز آف دی سٹینٹس کے ساتھ انٹرنٹ کے بارے میں۔۔۔ تو جواب میں جناب یاسر عرفات کا نام بھی دیا گیا ہے۔ تو میں پوچھنا چاہوں گا کہ یاسر عرفات کے پاس آج کل کتنا سرمایہ ہے کہ وہ فارن ملکوں میں انٹرنٹ کر سکتے ہیں اور کیا potential ہیں یا کیا prospectus ہیں۔ یہ ذرا فرمائیں جی۔

سید اقبال حیدر۔ مجھے بہت دکھ ہوا ہے ان کے اس سوال سے کیونکہ انٹرنٹ کانفرنس میں جانے کے معنی یہ نہیں کہ اگر مجھے اپنا بجائی فلسطینی مظلوموں کا رہنا نظر آئے تو میں اس سے بات نہ کروں۔ اس کے اوپر اعتراض کرنا یہ قابل مذمت بات ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انکا سوال نمبر ۵۸، محمد ری شجاعت حسین صاحب۔

58. * Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the names of the foreign and Pakistani insurance companies allowed by

the present government to do life insurance; and

(b) the names of Directors/shareholders of these companies along with their addresses in Pakistan?

Ch. Ahmad Mukhtar: (a) No Objection Certificate has been issued only to one foreign company namely M/s American Life Insurance Company. However, the present Government has not allowed any new Pakistani Insurance Company to underwrite Life Insurance business so far.

(b) The no Objection Certificate issued to M/s American Life Insurance Company is for the registration of the company and floatation of Capital. As such the furnishing of the list of Directors/shareholders at this stage is not possible. The list can be provided as and when the Company is registered and the capital is fully subscribed.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ درست ہے کہ caretaker government نے حکومتی پالیسی کے خلاف امریکن کمپنیز کو رجسٹریشن کا این۔ او سی جاری کیا تھا۔ اور جواب میں لکھا گیا ہے کہ ان کے ڈائریکٹرز اور شیئر ہولڈرز کے نام ظاہر نہیں کئے جاسکتے۔ تو کیا وجوہات ہیں کون سے وہ پردہ نشین ایسے ہیں جن کے نام ظاہر نہیں کئے جاسکتے۔ آخر حکومت نے انہیں این او سی جاری کیا رجسٹریشن کا تو یہاں یہ کام کرنے کا سرمایہ لگانے کا۔ تو ان کے نام یہاں سینٹ میں پیش کرنے میں کیا حرج ہے۔

چوہدری احمد مختار۔ جناب چیئرمین۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہودہ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو جو ای سی سی کی میٹنگ ہوئی تھی caretaker government کی تو انہوں نے یہ approval دی تھی کہ این او سی ایسٹو کیا جائے with certain conditions کہ اگر کوئی باہر کی کمپنی پاکستان میں کام کرنا چاہتی ہے تو ان کا کم سے کم باہر سے وہ دو مین ڈار اپنا سرمایہ لے کر آئیں اور اتنا ہی پیسہ وہ لوکل مارکیٹ سے raise کریں۔ اس کے اوپر کوئی پابندی نہیں تھی کہ وہ کتنی برانچز کھولیں گے۔ انہوں نے یہ بھی اجازت دی تھی کہ foreign insurance companies can hold

51 per cent of the share holding جہاں تک ڈائریکٹرز کا تعلق ہے ابھی تو این او سی ایٹو کیا گیا ہے۔ جتنی دیر تک کمپنی incorporate نہیں ہوتی اس کے ڈائریکٹرز کا کس طرح سے علم ہو سکتا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! سوال یہ ہے کہ حکومت نے ٹھیک ہے ای سی سی کے ذریعے کیا ہو گا۔ جس وقت کیا تھا، جس وقت اجازت دی تھی مبین قریبی کے کہنے کے اوپر تو یہ بتائیے کہ اس سے پہلے یہ حکومت کی پالیسی کے خلاف چیز نہیں تھی کہ باہر کی اس طرح کی کمپنیز کو جو لائف انشورنس نہیں کر سکتیں ان کو اجازت دی جائے۔ تو سوال یہ تھا کہ حکومت کی پالیسی کے خلاف یہ قدم کیوں اٹھایا گیا تھا؟

چوہدری احمد مختار۔ جناب چیئرمین! حکومت کی تو یہ پالیسی ہے کہ جتنی بھی denationalisation ہو سکے اس کو کرنا چاہیے۔ اور اگر کوئی پرائیویٹ کمپنی یہاں پہ لائف انشورنس میں حصہ لینا چاہتی ہے تو ان کو اجازت ہونی چاہئے۔ اس سلسلے میں تین پاکستانی انشورنس کمپنیز کو اجازت دی گئی جن کے نام ایسٹرن فیڈرل یونٹ لائف انشورنس ہے، میٹروپولیٹن لائف انشورنس ہے اور نیو جوبلی لائف انشورنس ہے۔ یہ کینٹر فیکر گورنمنٹ سے ملے اجازت دی گئی تھی۔ تو جب آپ پاکستانی کمپنیز کو اجازت دیتے ہیں تو انٹرنیشنل کمپنیز بھی اہرج کرتی ہیں

when you think you are opening up to the world market, you have to give permission to the foreign companies who would like to invest in Pakistan.

جناب ڈپٹی چیئرمین جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب والا! یہ وضاحت نہیں ہوئی کہ اس وقت گورنمنٹ کی پالیسی کیا ہے۔ کیا فارن انشورنس کمپنیز کو موجودہ پالیسی کے تحت لائف انشورنس بزنس میں آنے کی اجازت ہے۔

جناب احمد مختار۔ جناب چیئرمین! صاحب میں نے یہ پہلے ہی کہا ہے کہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۳ کو ای سی سی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ فارن کمپنیز پاکستان میں حصہ لے سکتی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ فارن کمپنیز پاکستان میں حصہ لے سکتی ہیں۔ ڈاکٹر رحمان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ سینٹ لائف انشورنس کارپوریشن کی بابت پاکستان کے کسی شہری کا اگر کوئی کہیم ہو جو اتفاق سے پارلیمنٹ کا ممبر بھی ہو اور دو مہینے ہو جائیں اور کم از کم اس کے خط کا جواب بھی نہ ملے تو اس کے متعلق وزیر صاحب کیا قدم اٹھانا پسند فرمائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین جناب احمد مختار صاحب۔

چوہدری احمد مختار۔ جناب چیئرمین صاحب میں سمجھتا ہوں کہ جواب دینا تو اخلاقی حق ہے اور اگر نہیں آیا تو یہ سینٹ لائف کی کوتاہی ہے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی خاص کیس میرے سامنے آتا ہے تو میں ضرور اس کی انکوائری کرتا ہوں اور میں مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میں آپ کی خدمت میں مسئلے پیش کروں گا اور مجھے امید ہے کہ آپ جلد اس میں قدم اٹھائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انشاء اللہ کریں گے۔ پروفیسر نور حید صاحب۔

پروفیسر نور حید احمد۔ دراصل وزیر موصوف نے انشورنس بزنس میں بین الاقوامی کمپنیوں اور پاکستانی کمپنیوں کے درمیان جو نازک فرق ہے اس کو نظر انداز کیا ہے۔ دراصل ہماری پالیسی اس بنیاد کے اوپر مبنی تھی کہ جس کو خود تیسری دنیا کے ملکوں نے اپنی پالیسی کی بنیاد بنایا تھا۔ اور وہ یہ تھی کہ سروس انڈسٹریز کو مینوفیکچرنگ انڈسٹریز سے differentiate کیا جائے۔ مینوفیکچرنگ انڈسٹریز میں فارن انویسٹرز کو ضروری موقع ملنا چاہئے۔ لیکن سروس انڈسٹریز جو ایک قوم کی based ہیں ان میں باہر کی کمپنیوں کو involve کرنا یہ تیسری دنیا کے ملکوں کے حق میں نہیں ہے اور اسی بنیاد پر انشورنس کرانے والا پاکستانی ہے۔ انشورنس کرنے والی کمپنی پاکستانی ہے۔ payment پاکستان میں ہونی ہے۔ اس صورت میں ہم اگر انشورنس کی اجازت فارن کمپنیوں کو دیتے ہیں تو یہ دراصل قومی پالیسیز کے اوپر ایک بوجھ ہے۔ اس بنا پر دونوں میں فرق کیا گیا ہے۔ کیونکہ مبین صاحب کے ماضی کی پالیسی کو تبدیل کر کے محض نوازنے کے لئے اس کمپنی کے لئے یہ راستہ کھولا۔ ہم جانتا چاہتے ہیں کہ حکومت اس کی اصلاح کے لئے کیا کر رہی ہے۔

جناب ذمہ چیئرمین۔ اس کی اصلاح کے لئے حکومت کیا کر رہی ہے۔ یہ سوال ہے۔

جی چوہدری صاحب۔

چوہدری احمد مختار۔ جناب چیئرمین ایہ بات درست ہے کہ انٹرنس سروس انڈسٹری ہے۔ ایک طرف میں یہ سمجھا چاہتا ہوں کہ بینکس بھی تو سروسز ہیں اور اگر ہم کوشش کرتے ہیں کہ لارن بینکس پاکستان میں آئیں وہ بھی ایک خاص کیٹیگوری لے کر آتے ہیں اس کیٹیگوری کی انویسٹمنٹ پاکستان میں ہوتی ہے اور اسے ساتھ کچھ انڈسٹریز grow کرتی ہیں۔ اسی طرح سے ان کے اوپر بھی یہ شرط لگائی گئی کہ آپ کم از کم دو ملین ڈالر باہر سے لے کر آئیں اور اتنا ہی باہر پاکستان سے raise up کریں اور وہ جو پیسہ ہے لائف انشورنس سے، وہ انہوں نے اپنے پرائیویٹ لارن بینکس ہو ہیں۔ اگر وہ پاکستانی کمپنیز سے بہتر کام کر سکتے ہیں جو کہ حالت ہو چکا ہے کہ یہ لارن بینکس ہو ہیں۔ پاکستانی بینکس سے بہتر کام کرتے ہیں۔ اسی جو پرائیویٹ بینکس ہیں وہ ایک competition provide کر رہے ہیں to the foreign banks اسی طرح یہ جو سٹیٹ لائف تھی اس کی monopoly تھی۔ پاکستانی کمپنیز کو اجازت دی گئی اور یہ سوچا گیا کہ ان کا چونکہ سارا باہر پاکستان سے raise ہو گا، باہر سے بھی کوئی پیسہ آنا چاہئے تاکہ اس سے پاکستان میں کچھ اور انڈسٹریز لگیں۔ اس سلسلے میں ان کو اجازت دی گئی۔ میں یہ سمجھا چاہتا ہوں کہ بینکس بھی سروسز ہیں اس پر تو ہمیں اعتراض نہیں ہے کہ وہ بینکس اگر باہر سے اپنا کیٹیگوری لے کر آتے ہیں اتنا ہی کیٹیگوری یہاں پر ریز کریں تو ان کو ہم بڑی خوشی سے اجازت دیتے ہیں۔ تو کیا فرق پڑتا ہے کہ اگر سٹیٹ لائف والے یا امریکن لائف والے آئیں یا کوئی میٹروپولیٹن انشورنس ہو۔ اگر ان کو اجازت دی جائے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ ہمارے اپنے assets ہیں جس کے اوپر انہوں نے پرافٹ کمانا ہے۔ یہ ہماری اپنی لائف سیونگز ہیں جو ہم ان کے حوالے کر رہے ہیں۔ لیکن اس سے یہ تو ہو گا کہ ہماری سٹیٹ لائف مقابلے میں آ جانے گی اور ہماری دوسری جو انشورنس کمپنیز ہیں وہ بھی مقابلے میں آ جائیں گی۔ یہ امریکن لائف کوئی نئی انشورنس کمپنی نہیں ہے۔ یہ ۱۹۷۲ میں پاکستان میں لائف انشورنس کا کام کر رہی تھی جب یہ نیشنلائز ہو گئی تھی۔ تو میں اپنے طور پر محسوس کرتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کے لئے بہتر ہو گا کہ جب کمیشن آئے گا تو بہتر اثرات ہوں گے جیسے کہ ایک ممبر صاحب نے ابھی کہا کہ دو مہینے سے انشورنس کمپنی والے خط

کا جواب نہیں دیتے۔ تو مجھے یقین ہے کہ پرائیویٹ انٹرنیشنل کمپنیز سے ہمیں بہت فائدہ ہو گا۔

جناب چیئرمین - شکریہ۔ Question No.59 please. کافی ہو گیا ہے پھر آپ کے

سوالات رہ جاتے ہیں۔ ایلاس احمد بلور صاحب۔

59. * Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

- the amount of duty the beneficiary textile units have saved as a result of package of incentives in Godoon Amazai Industrial Estate both under 100% exemption and 25% exemption on the import of raw material, separately;
- the quantity of polyester imported and its cost; and
- whether the concerned units have cleared bank liabilities?

Makhdoom Shahabuddin: (a) The requisite information is given below:-

(1)	Under 100% exemption	Rs. 219.73 Million
(2)	Under 25% compensation	Rs. 693.39 Million

(b) The requisite information is as follows:-

	Qty	Cost
	MT	Rs. Mil.
(1) Under 100% exemption	8236.4	612.26
(2) Under 25% compensation	28480.9	2284.61

(c) No.

پروفیسر خورشید احمد - ضمنی سوال 'یہ no کیا گیا ہے اس کی تفصیل کیا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین - یہ محمد ایلاس بلور صاحب کا جو ہے؟

پروفیسر خورشید احمد - یہ سی کے جواب میں no لکھا گیا ہے

Whether the concerned units have cleared their liabilities?

جناب ڈپٹی چیئرمین - جں ہاں -

پروفیسر خورشید احمد۔ وہ liability کتنی ہے؟ کیوں نہیں ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ جناب کون اس کا جواب دیں گے؟ آپ جواب دیں گے۔

جی ارشاد ۔

بریگیڈئیر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - On his behalf

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ارشاد جی۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - جو بینک گارنیز ہیں - وہ encash نہیں ہوئیں -

کیونکہ سپریم کورٹ میں۔۔۔

I shall be highly grateful if the order of the House is - جناب چئیرمین -

maintained please- شیخ صاحب، بہت بہت شکریہ۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - سپریم کورٹ کی directions ہیں کہ ان کو بحال رکھا

جانے۔ کیونکہ یہ کچھ لوگ جو ہیں وہ کورٹس میں گئے ہوتے ہیں۔ اس لئے اسی طرح سے جو راہ میٹیریل ہے وہ بھی ان guarantees کے تحت جو ہے وہ فیصلے تک بحال رہے گا اور یہ بھی یہ فیصلہ ہو جانے کا تو پھر ان کو payment کی جاتے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جب فیصد ہو جائے گا تو ان کو۔۔۔۔۔

پروفیسر خورشید احمد - نہیں لیکن Bank liabilities کا تعلق صرف ونیر ہاؤسز پر تو

نہیں ہے۔ Bank liability تو ایک بڑی وسیع ٹرم ہے۔ یعنی کل bank liability کتنی ہیں؟ کس عرصے سے وہ ادا نہیں ہوتی ہیں اور کیوں؟

جناب دہی چیرمین - liability کتنی ہے اور کتنے عرصے سے ہے اور ادا کیوں

نہیں کی گئی؟

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - liability کی تفصیل تو میرے پاس اس وقت نہیں

ہے۔ باقی صرف وجہ جو ہے وہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی وجہ سے۔ وہ اگر آپ۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ عدم ادائیگی کی وجہ کیا ہے؟

بریگیڈئیر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ وہ میں پھرے کر بد میں جا دوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بہتر ہے بد میں آپ جا دیکھیں گے۔ ٹھیک ہے۔ جناب

سر تاج عزیز صاحب last question۔ بلیر۔

جناب سر تاج عزیز۔ میرا سکیمینٹری اسی context میں ہے کہ ان کو ٹوٹل جو

concession اب تک دیئے گئے ہیں۔ وہ کوئی تین سو اسی کروڑ بنتے ہیں۔ ڈیوٹی سے متعلق۔ اور

ان کی جو bank liabilities ہیں وہ initial borrowing کی بھی ہیں پھر رامپیل کے against

جو انہوں نے ڈیوٹی فری امپورٹ کیئے گارنٹی دی گئی تھی۔ تو کم از کم یہ تو کیا جائے کہ جو

liabilities ان کی کورٹ سے cover نہیں ہوتیں وہ تو وہ ادا کریں بجائے اس کے کہ وہ اتنا

concession لینے کے باوجود اپنی bank liabilities جو ہیں وہ clear نہ کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب۔

بریگیڈئیر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ میں یہ پوری تفصیل لے لوں تو پھر جیسے

suggestion دی گئی ہے اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بہتر۔ Question No.60 Mr. Ilyas Ahmad Bilour۔

60. * Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the amount of duty the beneficiary polythene bages manufacturing units have saved as a result of incentives to Gadoon Amazai Industrial Estate on the import of PVC granules both under the cover of 100% exemption and 25% exemption separately;

(b) the quantity of PVC granules imported and its cost when these two types of incentives were granted; and

(c) whether these units have cleared bank liabilities?

Makhdoom Shahabuddin: (a) The requisite information is as below:-

	(Rs. Million)
(1) Under 100% exemption	177.75
(2) Under 25% compensation	69.76

(b) The requisite information is given below:-

	Qty.	Cost
	MT	(Mil.Rs.)
(1) Under 100% exemption	1,11,052	174.57
(2) Under 25% compensation	5,544	82.65

(c) No.

پروفیسر خورشید احمد - یہ سوال بھی تقریباً وہی ہے اور جواب بھی بالکل وہی ہے
امید ہے۔ ہم نے جو اعتراض کیا ہے اور جو معلومات ہیں وہ وزیر متعلقہ ضرور دیں گے۔
جناب ڈپٹی چیئرمین - دیں گے۔ جی سر۔ ٹھیک ہے۔ اگلا جی ۱۱ مسٹر ایس احمد
بلور -

61. * Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the amount of duty the beneficiary vegetable ghee units have saved in the wake of package of incentives in Gadoon Amazar Industrial Estate on the import of edible oil both under the cover of 100% exemption and 25% exemption, separately;

(b) the quantity of edible oil imported for the manufacture of vegetable ghee by the said units so far; and

(c) whether the concerned ghee units have cleared bank liabilities?

Makhdoom Shahabuddin: (a) The requisite information is set out below:-

(1)	Under 100% exemption	Rs. 85.29 Million
(2)	Under 25% compensation	Rs. 101.92 Million

(b) The requisite information is as follows:-

	Qty.	Cost
	MT	(Mil.Rs.)
(1)	Under 100% exemption	32060.8
(2)	Under 25% compensation	29552.4

(c) No.

پروفیسر خورشید احمد - ابھی وہی ہے۔ یہ تین سوالات ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - جی سوال نمبر 62 -

62. * Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister Incharge of the Calicut Division be please to state:

(a) the estimated number of trees in Islamabad which cause allergy and the number of such trees cut down so far;

(b) the name of section/department of C.D.A. doing the said work indicating also the number of persons deputed for this work;and

(c) the time by which all such trees will be cut down?

Syed Iqbal Haider:(a) As per expert opinion of medical researchers, doctors and environmentalists the tree commonly called "Paper Mulberry" is a source of allergy in Islamabad. The estimated number of "Jangle Toot" such trees in Urban Areas of Islamabad was between 25,000 to 30,000. So far 11,147 trees have been cut down in the last two years.

(b) The job is done on contact basis through open auction. However, Environment Directorate of CDA is responsible for the job.

(c) It is expected that all such trees will be cut down in the next 3 to 4 years in Urban Areas of Islamabad.

سید اقبال حیدر - وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

Mr. Deputy Chairman: No, I have noted my time you see. Ten minutes are still left you see. I have noted down. It is my duty. I am aware of my duty Sir, Dr. Muhammad Rehan Sahib 62. Any supplementary?

ڈاکٹر محمد رحمان - جناب والا! جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ establish ہو چکا ہے کہ یہ پھر مہری ٹریز جو ہیں اس کی وجہ سے الرجی ہو جاتی ہے اور جبکہ پارٹ ۲ میں بتایا گیا ہے کہ

They will cut down in the next three to four years.

جناب ڈپٹی چیئرمین - غالباً جواب دینا ہے سید اقبال حیدر صاحب نے - ضمنی سوال آ رہا ہے اور آپ وہاں بیٹھ کر بات کر رہے ہیں - آپ نے جواب دینا ہے اس کا؟ تو آپ وہاں بات کر رہے ہیں - وہ سوال پوچھے جا رہے ہیں - آپ کا سوال ہے اور آپ نے جواب دینا ہے۔

Syed Iqbal Haider: I was busy with member.

ڈاکٹر محمد رحمان - میں دوبارہ repeat کر دوں گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - Question No. 62 ہے اقبال حیدر صاحب - ہاں جی۔

سید اقبال حیدر - کون سا سلیمنٹری ہے سر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - ہاں اب آپ توجہ فرمائیے۔ ناں جی۔

Syed Iqbal Haider: Sir, an other honourable member was needing my attention.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بلیز جناب ڈاکٹر صاحب سوال کیجیے گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ یہ illegal ہے۔

Syed Iqbal Haidaer: Illegal but irrelevant, Sir,

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بلیز No cross talk۔ اقبال حیدر صاحب۔ No cross talk

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میرا ضمنی سوال صرف اتنا ہے۔ کہ جب یہ بات تسلیم ہو چکی ہے میڈیکل ریسرچ کی طرف سے کہ یہ مہری لریز جو ہیں یہ source of allergy ہیں۔ اور آگے بھر یہ کہ ان کو تین چار سال ملیں گے تو یہ تین چار سال میں کیوں لوگوں کو آپ بھلا کر رہے ہیں۔ ان کو war-footing پر cut down کرنا چاہیے تھا۔ تاخیر کی کیا ضرورت ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب ارشاد ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! یہ جیسی توت کے درخت کو کاٹنے کا سلسلہ گزشتہ دو سال سے جاری ہے میں اتفاق کرتا ہوں معزز ممبر کے جذبات اور رائے کا کہ اس کو جلد از جلد ختم کیا جائے۔ جس کے لئے ہماری حکومت نے اس کی رفتار کو اور تیز کیا ہے۔ ان درختوں کو کاٹنے کے لئے انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ تین چار سال کی بجائے ایک آدھ سال میں ہی یہ ہو لیکن اس کی جگہ پلانٹیشن بھی ہمیں ضروری کرنا ہوتا ہے تاکہ انوائٹمنٹ بہتر رہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سوال نمبر ۶۲ عبد الرحیم مندوخیل صاحب۔

63. * Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the details of measurement of area earmarked for Phase II of the Housing Foundation with sector-wise break-up and the dates of earmarking;

(b) the time by which the development work was to be completed on the said land and the reasons for not completing the work according to the programme and the time by which it will be completed; and

(c) the time by which the said plots will be handed over to the Housing

Foundation?

Syed Iqbal Haider: (a) CDA has allocated a total of 2825 plots of different sizes in an area of 687262.60 square yards for phase-II in D-12 and E-12 to Housing Foundation. The details of the plots are given as under:-

16-03-1992

<i>Sector</i>	<i>Size</i>	<i>Nos.</i>
D-12	40' x 80'	205
	35' x 70'	288
	30' x 60'	61
	25' x 50	75
	25' x 40'	223
		<u>852</u>
E-12	40' x 80'	254
	35' x 70'	294
	30' x 60'	131
	25' x 50'	125
	25' x 40'	276
		<u>1080</u>
D-12	50' x 90'	38
	40' x 90'	92
	35' x 70'	112
	30' x 60'	41
	25' x 50'	37
	25' x 40'	102
		<u>422</u>

Sector	Size	Nos
E-12	60' x 90'	53
	50' x 90'	34
	40' x 80'	92
	35' x 70'	114
	30' x 60'	40
	25' x 50'	42
	25' x 40'	96
		<u>471</u>
Grand Total:		<u>2825 Nos.</u>

(b) The development work was stipulated to be completed within 48 months from the start of work, as-per PC-I. The Development work is held up due to non-vocation of land by the affectees and will be undertaken as soon as the land is vacated by them. Compensation on account of land/built up property acquired, has already been paid in most of the cases to the affectees. The affectees are however raising un-reasonable demands and have filed review petitions in different Courts of Law for realisation of their demands. Since their cases are subjudice in the Courts, it is not possible to eject them.

(c) Since the case is subjudice in various Courts, it is difficult to indicate any date for handing over of possession to the Housing Foundation.

جناب ذہنی چیئرمین - کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

(اس موقع پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر ضلعی الرمن کرسی صدارت پر متنگ ہونے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - سوال نمبر ۶۳ میر نبی بخش ڈوکی صاحب سوال نمبر ۶۴۔

64. * Mir Nabi Bux Domki: Will the Minister for Finance, Revenue

and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the monthly rent of the building of the NBP, City Branch, Quetta; and
 (b) whether it is a fact that the bank has also hired another building for the same branch, if so, the date on which it was hired, indicating also its monthly rent, amount of the advance payment made and the amount the bank spent on its maintenance?

Makhdoom Shahabuddin: (a) The monthly rent of the building presently occupied by National Bank of Pakistan, City Branch, Quetta is Rs. 30,000. The landlord has served notice on the Bank to vacate the building and the High Court has upheld the landlord right.

(b) Yes. The new premises was hired on 1-1-1993 at a monthly rent of Rs. 95,200 (approx) with an advance rent of three years i.e. Rs. 3,427,200. An amount of Rs. 10 million (approx) will be spent on its renovation, electrification, airconditioning and furnishing etc.

جناب پریزیڈنٹنگ آفیسر - ذومکی صاحب سیمینٹری question کریں۔

میر نبی بخش ذومکی - کیا وزیر صاحب یہ جانا پسند فرمائیں گے کہ یہاں جو نیشنل بینک کی بلڈنگ خریدی گئی ہے اس پر دس ملین روپیہ خرچ ہو رہا ہے اور پچیس لاکھ روپیہ ایڈوانس دیا گیا ہے کیا اس پیسے میں اور بلڈنگ نہیں بن سکتی تھی کہ کرانے پر لی گئی ہے۔

جناب پریزیڈنٹنگ آفیسر - کون جواب دے گا۔

بریگیڈیئر (رٹائرڈ) محمد اصغر - جناب چیئرمین! یہ نیشنل بینک نے یہی فیصلہ کیا

ہے کہ بلڈنگ ہان کریں گے یہ اتنی بڑی بلڈنگ ہے کہ شاید جو اخراجات اس پر ہو رہے ہیں اس سے بہت زیادہ شاید ان کا اسٹیٹ ہو گا جس کی وجہ سے انہوں نے اس کو کرانے پر لینا پسند کیا ہے۔ بجائے تعمیر کرنے کے۔

جناب پریزیڈنٹنگ آفیسر - پرووایسر خرید صاحب۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - پروفیسر صاحب آپ satisfied ہیں -

پروفیسر خورشید احمد - میں عرض کر رہا ہوں کہ دیکھ لیں کہ پانچ ہزار مربع فٹ سے بڑھ کر نو ہزار مربع فٹ پر آپ آنے جس کے معنی یہ ہیں کہ ایسا میں 80 پرسنٹ کا اضافہ ہوا ہے - بزنس آپ بتا رہے ہیں کہ ۴۲ سے بڑھ کر ۷۰ تک آ گیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ بزنس کے اندر ۵۵ پرسنٹ کا اضافہ ہوا ہے لیکن اخراجات جو ہیں وہ تیس ہزار سے بڑھ کر پچانوے ہزار کرایہ تین سال کا ایڈوانس جو ۲۰۴ ملین ہے اور مزید دس ملین خرچ ہے prima facie یہ کیس ایسا ہے کہ اسے investigate کرنا چاہیے اور چیک کرنا چاہیے - یہ بات کہ کمپنی نے طے کیا ہے - This is an excuse.

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - اس کا جواب میں دینا چاہتا ہوں مجھے اس کی وضاحت کرنے دیں - جناب چیئرمین! اس کی بات یہ ہے جیسے میں نے سارے جو حقائق ہیں آپ کے سامنے رکھے ہیں - اور اس کی جیسے پروفیسر صاحب نے فرمایا ہے ہم اسے کے لئے بھی باطل تیار ہیں کہ اس کو detail میں دکھا جانے - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سارا معاملہ جو ہے یہ پہلی جنوری ۱۹۹۲ء میں یہ ہوا ہے سارا ایگزیکٹو اور سارا یہ arrangement تو آپ اگر فرمائیں گے تو ہم اس کو تفصیل سے دکھائیں گے اور اگر آپ چاہیں گے تو ہم اس کو انکوائری بھی آرڈر کر سکتے ہیں -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - میرا خیال ہے منسٹر صاحب نے جو کہا ہے I think it

is very relevant تو اگر ایسی بات ہے اس کی انکوائری کرادیں تو

would you take the necessary steps to carry out that inquiry, Question Hour is over

جناب آفتاب احمد شیخ - ایک سوال کا آپ نے کہا تھا -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - اچھا میں نے کہا تھا تو بولیں -

جناب آفتاب احمد شیخ - سوال یہ ہے کہ آپ کی ریکورڈز ۹۵۰۰ مربع فٹ تھی

اس کے لحاظ سے جو کمپنی آپ نے مقرر کی تھی اس نے کوئی اخبار میں اشتہار دیا 'کوئی لوگوں سے فینڈرز منگوانے' لوگوں سے کوئی آفرز منگوانی کہ یہ ہماری ریکورڈز منگوانے ہے اس ریکورڈز کی premises ہم کو چاہیے - اس کا کیا کرایہ ہے ہم زیادہ سے زیادہ یہ offer کرتے ہیں -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - دیکھئے انہوں نے انکوائری آرڈر کر دی ہے and I am sure, they will cover all these aspects. انہوں نے کہہ دیا ہے۔

میر نبی بخش ڈوکی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ڈوکی صاحب۔

میر نبی بخش ڈوکی۔ میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ یہ جگہ کہاں واقع ہے؟

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ یہ تو پوائنٹ آف آرڈر نہ ہوا یہ تو آپ سوال کر رہے

ہیں؟

میر نبی بخش ڈوکی۔ نہیں جی اور یہ جو وزیر صاحب بول رہے ہیں کہ وہاں strong

room بنا رہے ہیں 'یہ کر رہے ہیں۔ جب ان کی اپنی ملکیت ہی نہیں ہے کل کو کرائے دار خالی کرائے کورٹ سے تو وہ وہاں strong room کیسے جاتے ہیں۔ اور وزیر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ یہ بڈنگ کس کی ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ منسٹر صاحب یہ بہت نیڑھا سوال آگیا ہے۔

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ جناب چیئرمین۔ آپ اگر تفصیل چاہتے ہیں تو میں

عرض کر دیتا ہوں جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ جنوری ۱۹۹۲ء میں یہ سارا ایگریمنٹ ہوا یہ بڈنگ لی گئی اور ساری یہ شرائط طے ہوئیں۔ جنوری ۱۹۹۲ء میں میں یہ عرض کر رہا ہوں اس کے علاوہ اس میں جو strong room وغیرہ کی بات آپ نے فرمائی ہے۔

جناب منظور احمد گچھی۔ میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ دیکھئے Question Hour تین منٹ ہو گئے ہیں

ختم ہو گیا ہے۔ I don't think we can carry on any more question on this.

وزیر صاحب یہ تو کوئی نیڑھا سوال آگیا ہے۔

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ جناب والا! اگر آپ تفصیل چاہتے ہیں تو میں عرض کر

دیتا ہوں۔ جیسے پہلے میں نے عرض کیا کہ یہ جنوری ۱۹۹۲ء میں یہ سارا ایگریمنٹ ہوا یہ بڈنگ لی گئی اور جو

ساری شرائط تھیں وہ پوری تھیں۔ جنوری ۱۹۹۳ میں۔ اس کے علاوہ جوابات تھی سٹرائنگ روم وغیرہ کی۔۔۔۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں دیکھنے کے لئے question hour جو ہے

I don't think we can carry on any more questions on this۔ ہو گیا ہے۔ تین منٹ ہونے ختم ہو گیا ہے۔

particular aspect. آپ ایسا کریں کہ اسی سوال کو دوسری طرح سے بنا کر اس کے اجلاس کے لئے بھیج دیں تو

I think we would be able to do it. Since there are too many questions and we cannot handle it.

65. * Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Commerce be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to promote trade with ECO countries via Kunjrab Pass and Kashghar and to give compensation to exporters using this route to offset excessive cost of truck transport?

Ch. Ahmad Mukhtar: Yes. quadrilateral Agreement for regulating traffic in transit via Kunjrab pass and Kashghar is under consideration. The proposed text of the draft agreement does not include the grant of any special compensation to exporters through this route.

66. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to refer to Starred Question No. 180 replied on 19th May, 1994 and state:

(a) the exemptions and incentives given to coal mining industry in relation to customs duty, Iqra surcharge, import licence fees;

(b) whether it is a fact that coal mining industry of Balochistan is in severe crisis as Balochistani coal can not compete with much cheaper Lakhra coal; and

+ The question hour is being over the remaining questions and answers

were placed on the table of the house.

- (c) the steps taken by the Government to save this industry from closure?

Makhdoom Shahabuddin: The following fiscal incentives in respect of custom duty and sales tax have been given:-

1. Plant and machinery including those for mining is exempt from payment of custom duty and sales tax under SRO. 484 (I)/92, dated 14-5-1992 (copy enclosed).
2. Specified machinery and equipment, is also exempt from payment of customs duty in excess of 25% ad valorem and whole of sales tax under SRO. 525 (I)/89, dated 3-6-1989 (copy enclosed).
3. All coal mining machinery and equipment including those listed in SRO. 525(I)/89, dated the 3rd June, 1989, is exempt from whole of customs duty and sales tax under SRO. 279(I)/94, dated 2-4-1994, if imported for setting up or for balancing, modernization, and extension of power projects including under construction projects.

(b) The matter relates to Provincial Government.

(c) As in (b) Above.

(Copies have been placed in the Senate Library)

67. * **Mr. Saifullha Khan Paracha:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

- (a) the names, date of postings, length of service, service group, if any, of Commercial Attaches posted in Pakistan Embassies/Missions; and
- (b) whether any assessment has been made on performance of each commercial attache?

Ch. Ahmad Mukhtar: (a) The desired information with respect to

commercial attache?

Ch. Ahmad Mukhtar: (a) The desired information with respect to Commercial Officers in Pakistan's Embassies/Missions abroad is annexed.

(b) The performance of Commercial Officers is normally judged through their periodical reports and is also gauged through the targets set for exports. As a whole the position has been satisfactory leading to substantial increase in Pakistan's exports.

ANNEXURE

50

S.No.	Name & Designation	date of posting	length of Service	Service Group
1.	Mr. Snuja Shah, Economic Minister, <u>Brussels.</u>	14-6-1990	Four years	Customs & Excise
2.	Mr. Kamran Aslam Khan, Minister (Trade), <u>Washington.</u>	8-12-1993	Seven months	District Management
3.	Mr. Munir Ahmad, Economic Counsellor, <u>Geneva.</u>	24-12-1985	8 years	Secretariat
4.	Mr. Azizur Rehman, Commercial Counsellor, <u>Seoul.</u>	30-6-1987	7 years	Commerce & Trade
5.	Mr. Maqbool M. Talpur, Commercial Counsellor, <u>Tehran.</u>	30-9-1988	5 years 9 months	Secretariat
6.	Mr. Ashraf M. Hayat, Commercial Counsellor, <u>Tokyo.</u>	17-10-1988	5 years 9 months	Accounts
7.	Mr. Kaiser Ali Shah, Commercial Counsellor, <u>Jeddah.</u>	23-9-1989	4 years 9 months	District Management
8.	Mr. M. Yousuf Memon, Commercial Counsellor, <u>Bonn.</u>	5-12-1990	3 years seven months	Secretariat
9.	Mr. Sikandar Ali Keeriyoo, Consul General, <u>Hong Kong.</u>	14-1-1991	3 years 6 months	Commerce & Trade

<u>S.No.</u>	<u>Name & Designation</u>	<u>date of posting</u>	<u>Length of Service</u>	<u>Service Group</u>
10.	Mr. Abdul Hafiz Mirza, Commercial Counsellor, <u>Singapore.</u>	28-1-1991	3 years 5 months	Secretariat
11.	Mr. Zafar Mahmood, Consul General, <u>Istanbul.</u>	29-8-1992	1 year 10 months	District Management
12.	Mr. Naved Arif, Commercial Counsellor, <u>Madrid.</u>	1-9-1992	1 year 10 months	District Management
13.	Mr. Iftikhar Ahmad Khan, Consul General, <u>Sydney.</u>	22-9-1992	1 year 9 months	Accounts
14.	Mr. Khushnood Akhtar Iashari, Commercial Counsellor, <u>Paris.</u>	5-10-1992	1 year 9 months	District Management
15.	Mr. Shahid Hussain Raja, Commercial Counsellor, <u>Rome.</u>	5-10-1992	1 year 9 months	District Management
16.	Mr. Nazer Hussain Mahar, Commercial Counsellor, <u>Moscow.</u>	5-10-1992	1 year 9 months	District Management
17.	Mr. Hassan Wasim Afzal, Consul General, <u>Montreal.</u>	17-10-1992	1 year 8 months	District Management
18.	Mr. Mohammad Athar Tahir, Commercial Counsellor, <u>London.</u>	10-11-1992	1 year 8 months	District Management

<u>S.No.</u>	<u>Name & Designation</u>	<u>date of posting</u>	<u>length of Service</u>	<u>Service Group</u>
19.	Mr. Abid Javed Akbar, Commercial Counsellor, <u>Dubai.</u>	16-2-1993	1 year 4 months	Commerce & Trade
20.	Mr. Asaf Chafoor, Commercial Secretary, <u>Geneva.</u>	30-10-1990	3 years 8 months	Commerce & Trade
21.	Mr. S.Saadat Ali, Commercial Secretary, <u>The Hague.</u>	30-10-1990	3 years 8 months	Commerce & Trade
22.	Syed Mohammad Ali Gardazi, Commercial Secretary, <u>Budapest.</u>	1-9-1992	1 year 10 months	District Management
23.	Ms. Raana Akson, Economic Attache, <u>London.</u>	16-11-1992	1 year 7 months	CS/Educationalist
24.	Mr. Tauheed Jan, Commercial Secretary, <u>Pretoria.</u>	7-2-1993	1 year 5 months	Commerce & Trade
25.	Mr. Saneer Asghar, Commercial Secretary, <u>New Delhi.</u>	12-4-1993	1 year 3 months	Accounts

68. * Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the names, qualifications and experience of the Managing Directors and Deputy Managing Directors of N.I.T. and R.D.F.C?

Makhdoom Shahabuddin: The particulars of Managing Directors and Deputy Managing Directors of NIT are given below:-

(1) Managing Director

Name: Mr. M. Asadullah Sheikh.

Qualifications:

- (i) M. Com. (Sindh)
- (ii) M.A. (Eco) (Sindh)
- (iii) Master Degree in Management (USA)
- (iv) L.L.B. (Sindh)

Experience: He is a Grade-20 Officer of the District Management Group with 23 years experience. He held different senior positions in Industrial and Financial Management. Also worked as Secretary Home Affairs, Government of Sindh.

(2) Deputy Managing Directors

- (i) Name: Mr. A.K.M. Sayeed.

Qualifications:

- (i) M.B.A.
- (ii) B. Com.
- (iii) L.L.B.

Experience: Joined NIT in 1965 as Research Officer. Worked in

various departments of NIT for the last about 29 years.

(ii) Name: Mr. Wazir Ali Khoja.

Qualifications: B.Com.

Experience: He is a SEVP of the Muslim Commercial Bank with 29 years banking experience.

N.D.F.C.

In National Development Finance Corporation (NDFC), there is no Managing Director/Deputy Managing Director. Chairman is the Chief Executive. His particulars are as under:-

Name: Mr. M. B. Abbasi

Qualification:

(i) M.A. Economics.

(ii) Post-graduate in Public Policy (Harvard University, USA).

Experience: He is a Grade-21 Officer of Government of the Sindh served as Secretary Industries Government of Sindh. Also worked as MD, PICIC and ICP for more than three years on deputation.

69. * Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the details of bad debts of above 500,000 rupees written off by various Banks and D.F.Is. since 1985 indicating also the names of the persons whose loans have been written off/waived?

Makhdoom Shahabuddin: The details of written off loan cases in respect of Rs. 0.5 million and upto one million are being published by nationalized commercial banks (NCBs) and privatized banks in their respective balance sheets since 1991 as a result of amendment in section 12 (3) of Banks (Nationalization)

Act, 1974. The details pertaining to defaulted/write off cases in respect of loans of Rs. 1 million and above since 1985 has since been published by Pakistan Banking Council on the eve of general elections, 1993 which is also a public document now. However,, details of written off loan cases of Rs. 0.5 million and upto one million for the period prior to 1991 cannot be divulged due to legal constraints.

70. * Mr. Khalil -ur-Rehman: Will the Minister In-charge of the Cabinet Division be pleased to state the terms of reference of the present Anti-corruption Committee, its composition and the number of meetings held so far by the said Committee indicating also the dates of these meetings?

Syed Iqbal Haider: The Terms of Reference of the Federal Anti-corruption Committee are as follows:

(i) To examine complaints received from members of public relating to corruption and malpractices by officials of the Federal Ministries, Divisions, the Departments/Autonomous and semi-autonomous organizations working under their administrative control.

(ii) To process complaints and initiate investigation through the Federal Investigation Agency (FIA) envisaged in (i) above, or if necessary may requisition the services of investigating officers for particular enquires.

(iii) To review the progress of Anti-corruption cases pending investigation with the FIA as and when required.

(iv) To require further investigation of cases by FIA wherever necessary.

(v) To call for and examine the records of Anti-corruption

cases from the FIA at any stage of investigation and make such recommendations as considered appropriate in respect of such cases.

(vi) To call for the records from Federal Ministries and Divisions and Department/Autonomous Organizations working under their administrative control pertaining to corruption and malpractices by their officials.

(vii) To identify rules and procedures that give rise to delays and corruption in the disposal of Government business and to make recommendations for simplification of such rules and procedures.

(viii) To report to the Prime Minister on specific instances of corruption examined or investigated by FIA.

(ix) To report the names of Government officials who seem to be living beyond their known means of income and/or have a persistent reputation of being corrupt.

The composition of the FACC is as follows:-

1.	Malik Muhammad Qasim, Senator	Chairman
2.	Mr. Justice (Retd.) A.S. Sultana	Member
3.	Mian Riaz Hussain Pirzada, M.N.A.	Member
4.	Dr. Zulfikar Ali Mirza, M.N.A.	Member
5.	Mr. Shahmawaz Khan, Ex-Chairman WAPDA	Member
6.	Mr. Badr-ud-Din Zahidi, Ex-Secretary, Ministry of Communications.	Member
7.	Mr. Ali Ashraf Khan, Member Council of Textile Association	Member
8.	Rear Admiral (Retd.) Akbar H. Khan, Ex-Chairman, Port Qasim	Member

9.	Dr. Seema Aleem, Ph. D.(Engineering), Engineering Consultant.	Member
10.	Mr. Rashed Waheed, M.A. (Economics), Management Consultant.	Member
11.	Mr. Muhammad Saeed Qureshi, Ex-Member/ Secretary PM's Inspection Commission.	Member
12.	Mr. Muhammad Gulzar, FCMA (London). Management Accountant.	Member
13.	Mr. Inam Bux Ghuriani, Advocate.	Member
14.	Mr. Riaz Ahmad Sipra.	Member/ Secretary

The Committee has so far held two meetings on March 19, 1994 and April 26, 1994.

71. * Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to Senate Started question No. 21 replied on 2nd May, 1994 and state:

(a) the present stage of the proposal to develop a housing scheme for Journalists; and

(b) whether it is a fact that government had agree to allot plots according to the list prepared by the local Journalists Unions?

Syed Iqbal Haider: (a) As per recommendation of the Committee the issue has been referred to Works Division/Housing Foundation for implementation of the scheme.

(b) No such decision has been taken as yet.

72. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Finance, Revenue and economic Affairs be pleased to state the names of persons with total amount of loan advanced by the Mehran Bank since its establishment?

Reply not received.

73. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Finance, Revenue and economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the Government have allowed advance increments to employees having higher educational qualifications, if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to allow advance increments to employees who possess the higher qualifications of L.L.B. Shariah and L.L.M. Shariah?

Makhdoom Shahabuddin: Yes, Advance Increments on possessing or acquiring higher educational qualification (from Matric to M.A./M.Sc.) over and above the prescribed qualification in the relevant recruitment rules have been allowed to Government employees in B-1-----15. Advance Increments are also allowed to these employees for possessing/acquiring L.L.B. Shariah (four years course). For L.L.M. Shariah the same can be done once any case is referred to Finance Division.

74. *Mr. M. Zafar: Will the Minister for Finance, Revenue and economic Affairs be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that the NGOs in Pakistan are misappropriating the foreign aid allocated to them by the government;
- (b) whether it is also a fact that the NGOs in the big cities are the only beneficiaries of the foreign funds; and
- (c) the names of the NGOs carrying welfare projects in Balochistan for the

last five years indicating also the amount given to each NGO together with the amount spent on the project in each case during the above period?

Makhdoom Shahabuddin: (a) Foreign Aid is allocated by foreign donors. There is no evidence so far of any misappropriation.

(b) No.

(c) The required information is annexed.

Sl. No.	Sponsoring Organization.	Project title.	Address.	Sector	ANNEXURE	
					Amount allocated by donors	(in rupees)
1.	Anjuman Falah-o-Bahbood-e-Khawateen Killi Ismail Malik Khail, Quetta, Balochistan.	Training Centre	C-35/A, Railway Housing Society, Quetta, Balochistan.	Education and training.	134,050	
2.	Anjuman-e-Itrahed Naujawanon Zarghoon Zarai Marker Surki Road, Quetta, Balochistan.	Typing Institute	2-Lytton Road, Quetta, Balochistan.	-do-	64,000	
3.	-do-	Basic Health Unit.	- do-	Health	327,340	
4.	Tanzeem Idara Bahali Mustahseen Killi Naair Abdur Rehmanai.	Primary School	20-Pir Abdul Khair Road Quetta, Balochistan.	Education and training.	390,000	
5.	Association of business Professional & Agri. Women Satellite Town and surrounding Katchi Abadi, Quetta, Balochistan.	Expansion of Health Care.	C-35/A, Railway Housing Society Quetta, Balochistan.	Health	270,500	
6.	Pakistan Khaskheli Jamat Uthal, District, Lasbela, Balochistan.	Khaskheli Free Reading Library.	Uthal District, Lasbela, Balochistan.	Education.	180,000	
7.	Khawateen Social Welfare Association (Regd) Sirki Road, Quetta, Balochistan.	Expansion of Training activities.	Ismail Colony Sirki Road, Quetta, Balochistan.	Education	201,840	
8.	Al-Shafa Baloch Insaad Manshiat (Baloch Trust) Kachi Baig, Quetta, Balochistan.	Drug Rehabilitation Clinic	P.O. Box No. 20-Al-Shafa Baloch Trust, Quetta, Balochistan.	Health	425,000	
9.	Kulachi Welfare Society, Shoh Town, Balochistan.	Provision of Educational Facilities.	Tehsil Road, Zhob, Balochistan	Education.	16,000	
10.	Anjuman Naujawanon-e-Falah-o-Bahbood Sport & Education Kalat, Balochistan.	Typing Centre.	Kalat, Balochistan	Education and Training.	95,600	
11.	UNFPA US \$ 1.004 million for 13 NGOs in Pakistan.	Family Welfare Programme	1) Family Planning Association of Pakistan. 11) APWA, Balochistan.	Break-up of the funds disbursed to Balochistan presently not available. Information is being obtained from UNFPA and UNDP.		
12.	UNDP. US \$ 1.87 million for 16 Centres in Pakistan.	Integration of Social Group.	Project Office, Turbat.	-do-		

75. Transferred to the Education Division for answering on 27th July, 1994.

76. * Mr. M. Zafar: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that HBFC Zonal Office, Lahore, paid a huge amount to certain contractors on account of purchase of office furniture in the year 1994 but the furniture was not actually purchased; if so, the action taken against the officers responsible for this misappropriation; and

(b) in case the furniture was actually purchased, the date of purchase, the total expenditure incurred on this purchase, the names of the offices which were supplied this furniture, with details thereof?

Makhdoom Shahabuddin: (a) The furniture for an amount of Rs. 44,050/- was supplied. Since no misappropriation is involved and no action is required to be taken against any official

(b) The furniture was purchased on March 16, 1994 and June 22, 1994. Total expenditure incurred was Rs. 44,050/- and furniture was supplied to:-

(i) HBFC District Office Gujrat.

(ii) HBFC Training Centre, Zonal Office, Lahore.

77. *Malik Muhammad Hayat: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that in violation of the Master Plan of CDA a number of illegal constructions are being carried out in the area of Park and Nallah in the middle of Sector F-7/1 and F-7/4, if so, the action taken by the Government to stop and remove such illegal constructions?

Syed Iqbal Haider: The area mentioned by the honourable Senator stands occupied mostly by residents of Katchi Abadi, Sector F-7/4, who are either

working as Khakrobes or other such professions. Such Katchi abadies are also located in other areas and necessary rehabilitation plans are being formulated keeping in view the government resources as well as the need to avoid undue hardship to the occupants of these Abadies.

78. * Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the time by which under construction roads, drains etc. in the Fruit Market, Islamabad, will be completed?

Syed Iqbal Haider: The work on the project is in progress and is likely to be completed by the end of September, 1994.

79. * Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the amount of export duty on raw cotton earned by the Government of Pakistan during the last five years;

(b) whether it is fact that this export duty was fixed to provide cheaper raw cotton to local textile industries; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to give more compensation to the cotton growers in the context of international prices?

Ch. Ahmed Mukhtar: (a) The amount of export duty realized from export of raw cotton, during the last five years is indicated below:-

Year	(Rs. in Million)
1988-89	3,693,320
1989-90	3,529,720
1990-91	2,588,901

1991-92	2,483,653
1992-93	334,359
1-7-1993	
31-5-1993	165,241

(b) Duty was imposed to make the spinning and weaving sectors viable in the export market.

(c) For 1994-95 cotton crop the minimum support price for *Phutti* (seed cotton) has been substantially increased (upto Rs. 98) per 40 Kg's gins compared to last year minimum support price. For the last two years growers have been selling *Phutti* at market related prices which were much higher than the minimum support prices. Similarly domestic prices of lint cotton in 1993-94 were closer to international prices which benefited the growers. As a principle of policy, Government does not interfere in the market forces which benefit the growers.

80. * Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the NDFC financed so far 26 industrial units worth Rs. 487 million;

(b) number of these industrial units which are operating and amount of loan due against them; and

(c) the steps taken by the Government to either revive sick units or the realise the amount due from them?

Makhdoom Shahabuddin: (a) No. NDFC has financed much larger number of industrial units since its inception. The projects financed during the last ten years exceed 700 involving an amount of Rs. 33 billion.

(b) Out of 700 units only 49 units involving principal amount of Rs. 1593.00 million are not operating.

(c) NDFC has taken several steps including the following:-

(i) NDFC has appointed consultants seeking their suggestions for rescheduling/restructuring of stuck-up loans.

(ii) NDFC in few cases is also considering change of management so that new efficient management could operate the projects well and also invest more money.

(iii) NDFC has also gone to the Courts of Law for recovery of their outstanding dues, wherever necessary.

81. * Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that more than 30 billion rupees from the Nationalised Banks including NDFC are due against 2000 industrial units; and

(b) the total amount due from these industrial units which have been closed down because they could not operate on full production capacity?

Makhdoom Shahabuddin: (a) Yes. An amount of Rs. 34741 million of NCB's and DFI's is outstanding against 2904 units. Outstanding amount of NCB's and NDFC is Rs. 20566 million against 1548 units.

(b) An amount of Rs. 20350 million is outstanding against 1813 units which closed down for various reasons.

82. * Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names of various types of goods being imported by the Afghans

and transported through Chaman and Torkham borders;

(b) the value and name of each type of goods imported during the last year; and

(c) the measures adopted by the Government to stop the unloading and re-entry of these goods into Pakistan?

Makhdoom Shahabuddin: (a) and (b) the requisite information for (a) and (b) is at Annex-A.

(c) As per Annex-B.

Annex 'A'

STATEMENT OF THE GOODS IMPORTED IN TRANSIT TO AFGHANISTAN

1-1-1993 to 31-12-1993

		(Rs. in million)
S. No.	Description	Value
		(Pak. Rs.)
1.	Yar	454.93
2.	T.P. Goods	702.48
3.	Electric Goods	142.44
4.	Air Conditioner	54.78
5.	Dyes & Chemical	33.61
6.	Bearing	28.61
7.	Television (T.V)	413.53
8.	Vehicle	62.02
9.	Used Auto Parts/New Auto Parts	145.27
10.	Tea Black/Green	65.96
11.	Dinner Set/Glass Ware	378.41

12.	Yousa Batter	14.86
13.	Battery Cell	211.92
14.	Toys	16.5
15.	General Items	13.14
16.	E/Bulbs	12.50
17.	Bicycle	117.27
18.	Toilet Soap	4.79
19.	P.V.C. Tap.	15.05
20.	Motor Oil/L. Oil/Grease	63.12
21.	Cosmetics	98.52
22.	Vegetable Ghee	17.36
23.	Garments	2.17
24.	Sewing Machine	3.26
25.	Karyana Bob	58.34
26.	Toilet Paper	0.66
27.	Food Stuffs	19.85
28.	Machinery	0.22
29.	Umbrella	3.11
30.	Aluminium Wire	0.01
31.	Pencil/Stationery	18.16
32.	Sundry Goods	
33.	V. Belts	3.97
34.	Jute Bags	0.43
35.	Tyres Tubes	326.32
36.	Blankets	4.23

37.	Refrigerator	3.09
38.	Hardware/Tool	40.48
39.	Iron Padlocks	41.44
		441.46
	G. Total:	3592.81

Annex 'B'

(c) In order to ensure the stoppage of unloading and re-entry of these goods into Pakistan, the following measures have been adopted:

(i) Restriction of the carriage of the goods to one carriers i.e. Pakistan Railways.

(ii) Loading and sealing of the goods at Karachi under the supervision of Customs Officers, as well as Karachi Port trust and Railways officials.

(iii) Sealing by a private, reputed security agency namely M/s Brinks Pakistan (Pvt.) Ltd., in order to apply untamperable seals so as to ensure that no pilferage takes place during transportation to Torkham and Chamman.

(iv) Checking and opening of the seals at the Peshawar/Quetta and in the presence of Customs and Railways officials and representatives of M/s Brinks Pakistan (Pvt.) Ltd.

(v) Supply of cross border certificates from border-customs stationsto Custom House, Karachi for reconciliation.

(vi) Entrustment of anti-smuggling powers to several different agencies (including paramilitary forces) like Frontier Corps, Frontier Constabulary, Coast Guards, Rangers, FIA, Police etc. as well as to Customs Intelligence.

(vii) Imposing restrictions on transit of certain goods (tyres and cigarettes) which were being imported far in excess of the requirements of

Afghanistan and consequently to the detriment of the local industry.

83. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to revise quota for different provinces as per census carried out in 1981; if so, when?

Makhdoom Shahab-ud-Din: No. The revision will be considered after the next census.

84. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the province-wise break up of total outstanding loans sanctioned by the ADBP indicating also the names of the individuals against whom loans are still outstanding?

Makhdoom Shahabuddin: Province-wise break-up of the total outstanding loans as on 30-6-1994, is as under:-

Province	Rs. in million	
	Loan outstanding	
	Gen. Credit	Project loan
Federal Capital	132.087	674.804
Punjab	24027.666	5778.760
Sindh	2864.693	1939.605
NWFP	9221.690	332.436
Balochistan	2503.606	56.081
FATA	188.626	
AK	224.079	0.933
Total.	39162.447	8782.529

The names of the borrowers cannot be divulged due to legal constraints.

85. * Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the total quantity of wine imported during 1992-93 and the quantity of wine manufactured in the country; and
- (b) the quantity of wine seized and the total cases registered during the said period?

Makhdoom Shahabuddin: It is not possible to collect the requisite detailed information from the field formations due to shortage of time. The reply will be placed in the House soon after the receipt of the information.

86. * Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that due to inefficiency and lack of urge to compete and enterprise Pakistani banks in USA, remittances made by Pakistanis in USA are being diverted through non-Pakistani banks and also through Hundi; if so, the steps taken by the Government to make Pakistani banks more competitive and efficient?

Makhdoom Shahabuddin: No. The channelling of home remittances efficiently is the most important responsibility of branches of NCBs abroad, including in USA. The Head Offices of the banks in Pakistan are constantly vigilant of this account.

Following steps have been taken by the banks to improve remittances:

- (a) Posting abroad of competent and qualified bankers with requisite experience is being made.

(b) The audit system of Pakistani banks branch abroad has been strengthened.

(c) Only six branches of three NCBs are working in USA. This presence is very small considering vast dispersal of Pakistanis throughout USA. Therefore, correspondence arrangements have been made by Pakistani bank branches with the foreign banks to effect remittances from places where branches of Pakistani banks are not available.

87. * Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic affairs be pleased to state:

(a) the details relating to an advance given against an LC opened in the National Bank, Civil Lines Branch, Faisalabad, in the last week of April, 1994 relating to payments made against the LC opened by a Cyprist Bank indicating also the names of the parties concerned and the amount paid without proper cover; and

(b) the action taken by the Government against the persons responsible for this irregularity?

Makhdoom Shahabuddin: (a) Record of Civil Line Branch, National Bank of Pakistan, Faisalabad shows that neither any LC was opened by them in the last week of April, 1994 nor any advance was given to any party relating to payment made against the Cyprist Bank LC.

(b) Since no irregularity was occurred the action taken against any person does not arise.

88. * Mr. Zahid Akhtar: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the total amount spent so far on SIMLY Dam with its storage capacity and discharge of the dam in cusecs; and

(b) whether the Dam has the capacity to generate electricity; if so, its details?

Syed Iqbal Haider: (a) The total amount spent on Simly Dam so far is Rs. 619.275 million. Its storage capacity is 20,000 acre ft. of water. The normal discharge of water supply to Islamabad is 45.3 cusec. (24. M.G.D.).

(b) This Dam has been designed to store water for drinking purpose only.

89. Transferred to the Education Division for answering on 27th July, 1994.

90. * Mr. Zarif Khan Mandokhel: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic affairs be pleased to state:

(a) the details of posts from Grade 1 to 7 sanctioned in the House Building Finance Corporation since January 1993 with their province-wise break up;

(b) whether recruitment on these posts has been made, if so, the names and place of domicile of the persons appointed against these posts, separately, in each case; and

(c) whether these posts were advertised in the press, if so, the names of the newspapers in which the same was published, if not, its reasons?

Makhdoom Shahabuddin: (a) HBFC has not sanctioned posts from grade 1 to 7 since January, 1993.

(b) Does not avail.

(c) Does not avail

91. * Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether the Commission of inquiry regarding shortage of water in the Federal Capital and adjoining areas has started its investigations, if so, the time by which it will present report; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to lay the report on the table of the House?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes, it is expected that the commission will finalize its report by the end of August, 1994.

(b) No.

92. * Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Commerce be pleased to state the quantity and varieties of fruits and vegetables exported during the period July 1993 to June 1994, with the following break-up;

- (i) Name and types of fruits and vegetables exported;
- (ii) Quantity exported;
- (iii) Country to which exported;
- (iv) whether any quantity quota existed for various fruits and vegetables; and
- (v) whether any and all types of fruits and vegetables are allowed to be exported?

Ch. Ahmad Mukhtar:

(i) Fruits.-----Kinoo, Mango, Dates fresh, date dried etc.

Vegetables. -----Potatoes, Onion, Garlic, Cauliflower, Carrots, Cucumber, Spinach, Brinjal, Pumpkin, Lady finger, Mushrooms, Arvi etc.

(ii) Quantity exported from July 1993 to June, 1994:-

Qty. (Tonnes)

Fruits 126,027

Vegetables 34,294

(iii) Fruits -----Afghanistan, Bahrain, Australia, Dubai, Hong Kong, Indonesia, India, Japan, Netherland, Germany, France, Kuwait, USA, UK, Saudi Arabia, Singapore, Sri Lanka, Canada, Newzealand and Denmark.

Vegetables. -----Afghanistan, Bahrain, Dubai, Malaysia, France, Italy, Saudi Arabia, Syria, USA and UK.

(iv) No.

(v) Yes in accordance with the provision of Export Trade Control Order, 1993.

93. * Syed Ehsan Shah: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the status of Private Housing Societies which have purchased land in Lohi Bher Area, Islamabad, indicating also the names of such societies; and

(b) whether NOC is necessary for developing housing schemes in Lohi Bher area, if so, the names of the societies which have applied for NOC indicating also the status of such cases?

Syed Iqbal Haider: (a) The Revenue Estate of Lohi Bher partly falls in Islamabad Capital territory (ICT) and most of the area falls outside ICT but within the Islamabad specified area. The details and status of various private housing societies in Lohi Bher area is as under:-

(i) Housing society located within ICT Islamabad in Lohi Bher area -----Only Civilian Employees Cooperative Housing Society is located in this area which has

purchased land measuring 2984 kanals. CDA has granted permission to M/s. Civilian Employees Cooperative Housing Society to establish a housing scheme in Lohi Bher on certain terms and conditions. The scheme is located in Zone-5 of ICT Zonation plan where such societies can develop their housing scheme.

(ii) Societies located outside ICT but within the Islamabad specified area.

(A) Societies which have applied for NOC and to whom CDA has issued NOC.

1. Pak-PWD Employees Cooperative Housing Society. (1,128 Kanals)
2. Rawalpindi Improvement Trust (RIDA). (2,839 Kanals).
3. National Police Foundation. (512 Kanals).
4. Rawalpindi Municipal Corporation. (1,000 Kanals).

(B) Unauthorised/illegal housing schemes which have not applied for NOC to CDA.

1. Federal Government Employees Cooperative Society (Kurang Town).
2. Federation of Employees Cooperative Housing Society.
3. Doctors Employees Cooperative housing Society.
4. Intelligence Bureau Employees Cooperative Housing Society.
5. AGPR-Employees Cooperative Housing Society.
6. CBR Employees Cooperative Housing Society.
7. PARC Employees Cooperative Housing Society.
8. Unique Housing Society.

(b) Yes. The following societies located in ICT and outside ICT area (specified area) applied for NOC to CDA which was granted to them:

1. Civilian Employees Cooperative Housing Society.
2. Pak-PWD Employees Cooperative Housing Society.

3. Rawalpindi Improvement Trust (RDA).
4. National Police Foundation.
5. Rawalpindi Municipal Corporation.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

9. Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government for revival of 1500 industrial sick units carrying a debt burden of about 35 billions; if so, the amount allocated for this purpose in the 1994-95 budget?

Makhdoom Shahabuddin: Powers to take measures to restructure/rehabilitate or liquidate sick units rest with the Board of Directors of the concerned Financial Institutions.

Considering the difficulties of textile units due to recession, Federal Government has set up a committee under the chairmanship of Chairman, Pakistan Banking Council to consider, support and assist the ailing textile projects in getting relief from banks, DFIs on bank loans.

Rehabilitation of sick units is not a budgetary function and therefore no allocation has been made for the purpose in the Budget 1994-95.

10. Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to restore concessions to the industrial units, particularly of vegetable ghee units established at Gadoon Industrial Estate?

Makhdoom Shahabuddin: Yes.

11. Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Finance, Revenue

and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the Collector Customs(Appraisalment) has been blocking assessment of second hand cars by putting uncalled for demands like registration-cum-export certificates etc., if so, the steps taken by the Government to streamline the procedure in the light of the complaint lodged by Pakistan Motor Dealers Associations?

Makhdoom Shahabuddin: The import of more than two years old used cars was banned on 1-2-1994 and depreciation allowance in FOB value on such cars upto 1800CC was withdrawn. However, the bills of lading issued on or before 1-2-1994 were protected. In order to ensure that the Government's decision is not misused by unscrupulous elements, Appraisalment collectorate, Karachi approached the Consulate of Pakistan in Dubai for verification of a few export-cum-registration certificates. The Consulate identified some export-cum-registration certificates as fake. The Collectorate, thereafter, started demanding attestation of export-cum-registration by the Consulate of Pakistan in Dubai.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: I think the statement of the Minister should adequately satisfy everybody. Question Hour is over.

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریڈائیٹنگ آفیسر۔ جناب اکرم شاہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۷ جولائی سے ۲۱ جولائی تک کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - حاجی عبدالرحمان صاحب ملک سے باہر ہیں انہوں نے مورخہ ۲۷ جولائی تک کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - پروفیسر ساجد میر نے ذاتی وجوہات کی بنا پر مورخہ ۲۱ اور ۲۸ جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - چوہدری شجاعت صاحب On point of order. جی چوہدری صاحب

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا! میں پچھلے ایک ہفتہ سے جگہ جگہ گھوم رہا ہوں لیکن اتفاق سے آپ تشریف فرما ہیں۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ میرے دو تین پریوینج موشن ہیں بہت اہم ہیں بی۔ ایک تو یہ ہے جی کہ یہاں پریسینٹرز کے ٹیلیفون پیپ کرنے کے سلسلے میں دوسرا میرا پریوینج موشن جو ہے کہ وزیر خارجہ نے مشترکہ اجلاس کے دوران یہاں پر تمام سینٹرز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑی گندی گالی دی تھی اس کے اوپر ہے۔ تیسرا جناب والا! میرا ایک اور ایڈجرنٹ موشن ہے جو صدر اور یونس حبیب کی تصویر جو بھیجی تھی اس کی حکومت نے کہا کہ یہ جعلی ہے۔ ایک اور میرا پریوینج موشن جو ایک سرکاری اخبار نے یونس حبیب کے حوالے سے دیا تھا۔ تو جناب والا! یہ بہت اہم پریوینج موشن اور ایڈجرنٹ موشن ہے میری یہ گزارش ہوگی کہ کسی طرح سے آپ ان کو آؤٹ آف رن لیں۔ اگر آج نہ بھی لگائیں لیکن وعدہ کر دیں کہ یہ لگ جائیں گے تو میں اس کو پریس نہیں کروں گا۔ آج دو وزیر تو یہاں پر تشریف رکھتے ہیں جن کے متعلق ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - چوہدری صاحب سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جتنے ایڈجرنٹ موشن ہوتے ہیں وہ سارے ہی ضروری ہوتے ہیں۔ اور یہاں پر میرے خیال میں کوئی نظام ہے جو پہلے ہوتے ہیں ان کو لسٹ میں لکھا جاتا ہے۔ تو میرے خیال میں اچھی دفعہ

انشاء اللہ آجائیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین - اس کو آؤٹ آف رن لے لیں، جناب والا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - اس کو اگر ہم آؤٹ آف رن لیں گے تو ہاؤس کی رائے لینی پڑے گی۔ آپ کو مل سکتا ہے۔ دیکھ لیں ذرا؟ میرا خیال یہ ہے کہ اس کو پھوڑ ہی دیں؟

چوہدری شجاعت حسین - میرے خیال میں وزیر صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں اگر کہہ دیتے ہیں تو ٹھیک ہے جی۔

Mr. Presiding Officer: Do you want to say something, Mr. Law Minister?

Syed Iqbal Haider: No.

Mr. Presiding Officer: So, he does not want to say anything.

جی ملک قاسم صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I take this liberty to make a statement with your permission, I am very grateful. I was not in the House when Raja Sahib made a statement and I was also not in the House, I was walking in when Gen. Saeed Qadir was saying a few things about me.

Sir, I am very grateful to the Leader of the Opposition for what he said while denying his alleged statement in the press today but I want to assure this House, Sir, it is not an ordinary allegation. It is an allegation of corruption. Though I am grateful to Raja Sahib but even though he has denied that. I want to assure this House that even if an iota of charges made therein or whatever has been coming in the press about the railway contract or about me, I have not taken loans, or even a penny. To take a loan is no offence Mr. Chairman, but to

hide a fact that I have taken a loan is not good . If I am hiding a fact then it is a very sinister thing. There must be something at the back of it and if I have taken a penny, if I have influenced in any manner in this thing, an inquiry is going on- I only beg of this House to give a few days, I am not asking for months, I am not asking for weeks, I am asking for 4,5 or 6 days. I shall come out in this House and I shall also come to the press for the people of Pakistan that if anything, any truth is in it, I must resign from this august House because these are not ordinary allegations. Let somebody begin with it because in my view if I say that corruption is the biggest problem of this country, if I say corruption is eating away the very foundation of this country then, if I am charged with corruption, if I am charged with influence in the Government agencies or the Government departments or for that matter any Ministry' for granting contract to anybody and if it is true, I must go, and if I had taken a loan, whether it may not be an offence, I know it is not an offence to take a loan but if I am hiding and trying to say that I have not taken a penny, if I am taking oath after oath and the newspapers jeer at me and they think, they say

کہ اسکی قبر جمونی ہوگئی

If I am a liar Sir, I have no business to sit in this House, and therefore, I wanted to make this statement I again, thank the Leader of the Opposition for his kind gesture this morning but I think on account of that kind gesture also. I feel obliged that whatever allegations have been made he may had not said it. Somebody else may had said it then I must clear my position to the nation and if I cannot clear my position to the nation I have no business to sit in this House and talk against corruption. As far as Gen.Saeed Qadir is concerned Sir, I wanted that he should get the full opportunity. I had committed with him orally myself that if

anything taken against him, I will call him first but unfortunately I started reading in the press in which my jurisdiction was being challenged and I was being told that you cannot ask the parliamentarians this thing, that thing etc. . Therefore, although General Sahib would not come to me, if he likes to come to me he is welcome, I am making a statement in this House, I welcome him. Gen.Babar is sitting here who is incharge of FIA, I will request him that the FIA should stop with it and till Gen. Sahib comes to me and we have talks with each other, explain to eachother what is happening, what has happened and what is the position, he is welcome Sir, and I am making this statment on the floor of this House, he is welcome at any time to come and sit. But if they do not come, if he also says that I have no jurisdiction then I am affraid Gen.Babar has or his agencies have to continue to act.

Mr.Presiding Officer: Thank you. Gen.Sahib, if we continue with this discussion, I personally think that the Leader of the Opposition and the Leader of the House have been extremely unanimous in clearing each other. This issue of corruption, I think, is a very sensitive issue and is basically a personal issue and the more we flounder here, I think, nothing would comes out of it. I think you have cleared your position, you have also answered allegations which were made by Gen.Sahib, I think this matter should rest at that and you should be able to sort this out in your chambers and offices, it is my request. Hafiz, he is standing, let him speak.

Lt.Gen.(Retd.) Saeed Qadir: There is something very important which the Chairman FACC and Senator Qasim has raised just now, whereas, he is in a position to say and the Minister for Interior is also sitting here, that he has very generously offered that I should come to him. Why should I go to

anybody? Please give me a chance, you make charges, first you say that Mr. X or Mr. Y is corrupt then you say that you come to him. You have got all the cases, all the files, every thing on record in the office, you do not wish to read it. Now, suppose, I accept this challenge and he said just now that he will resign if anything is proved against him. Suppose, I accept his challenge and I go to him and I prove that I am innocent, will he still resign? Let us accept the challenge and I stand here and say that I will prove and I am prepared to go before this House, House or any other House or any other Committee provided you give me the complete record of the Commission and here the Interior Minister is sitting, never mind what he thinks of me today he has known me for the last 30-40 years. He could have sworn some time back, today I do not know whether he is going to do it or not that

کہ سید قادر کے سامنے ایک بیڑی پیسہ پڑا ہو تو نہیں اٹھائے گا۔

He is a same Babar. Today, I would like to see whether he could stand by the same thing or not. He put his life in my hands thousand times when he flew around. Would I go to Babar because FIA is insulting me. I don't wish to go to any body. Because I am innocent and only Allah is my witness. The record is my witness. If he says that anything can prove about his loan. So to I say that anything which have been proved in the record of the Privatisation Commission that Saeed Qadir had bungled. I will be prepare to be hanged because this has been said by me in many seminars publicly that I will hold myself responsible for any wrong in the Privatisation Commission. I still stand by it. What does Malik think as Chairman FACC that he is the only honourable gentleman who can resign. Why does he not accept this challenge? You nominate the Committee, anybody else may nominate the Committee. Produce all the record of the Privatisation Commission meetings. Produce all the record of the Cabinet

Committee meetings and let me see who is going to convict me thereafter. If I am innocent, Malik Qasim should resign. So should Mr. Babar resign because they established the case against me falsely. Thank you.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar : The individual is getting sentimental. I think, we should call that a day because the facts is, let facts prove themselves. As far as the values and views are concerned, yes, I go with him. I also ask to do that but then I ask this very gentleman as to why was my plot which was to be given to me as a right by the army, cancelled because I had joined a political party. His view also changed about me as long as you were in the service of the Army. He held me in an esteem but the day I joined a Political Party he was the Quartermaster General, who opposed me. But it is my right to join a political party because I have certain thoughts, I subscribe to certain thoughts. There are friends, you know about it that they had an argument over this issue. So, if your views can change, my views can also change and then I do not take my views into account. What will happen if the facts of the case today.....? You can see that till todote after 7,8 or 9 months I have not come up against anyone unless I have completely substantiated facts and I have gone on record. I will not make false charges, I will not arrest anyone, I will not take anyone into account untill I have a full, complete substantiated case and that I offer also to Mr. Saeed Qadir.

راجہ محمد ظفر الحق - جناب جینرل! میں ایک اہم مسئلے کی طرف اس ہاؤس کی اور حکومت کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ برسوں بی بی سی کے اوپر یہ خبر تھی کہ یورپین یونین کی میننگ میں جوفارن منسٹر کی میننگ تھی جرمنی میں یہ میننگ ہوئی اس میں یہ طے کیا گیا کہ بعد دیش میں ایک خاتون تسلیم نسرین نے قرآن حکیم اور اسلام کے بارے میں جو انتہائی نازیبا

الفاظ سے فرین صحابین لکھے ہیں اس پر وہاں کی حکومت نے یا عدالت نے اس کے خلاف کوئی سمن یا وارنٹ جاری کئے ہیں تو اس مسئلے کو یورپین یونین کے فارن منسٹر کے اجنڈے پر رکھا گیا اور وہاں یہ طے کیا گیا کہ جتنے بھی یورپین یونین کے ممبر ممالک ہیں وہ بگھ دیش کی حکومت سے یہ کہیں کہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے اور دوسرے یہ کہ اس سے رابطہ کر کے اس مصنف سے یہ کہا جائے کہ اگر یورپین یونین کے کسی بھی ملک میں وہ آنا چاہتے تو نہ صرف ہم اس پناہ دیں گے بلکہ ساری زندگی اس کے اخراجات بھی برداشت کریں گے۔ اس لئے کہ اس نے اسلام کے خلاف قرآن کے خلاف صحابین لکھے ہیں اور بگھ دیش کے سفیر کو جرمنی میں وزارت خارجہ میں بلوا کر یہ کہا گیا کہ آپ اپنی حکومت تک ہمارے یہ جذبات پہنچائیں کہ اگر اس کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی تو بگھ دیش اور یورپین یونین کے تعلقات پر فرق پڑے گا۔ یہ کلاس فکشن جو جرمنی کے فارن منسٹر ہیں انہوں نے سب سے پہلے اس کو بلوا کر یہ بیان دیا یہ ایک کڑی ہے اس سے پہلے جو سلمان رندی نے کتاب لکھی تھی تو اس کتاب پر جو ہنگامہ ہوا اور جس طریقے سے مغرب کے ممالک نے اس کو پروٹیکشن دی باوجود اس بات کے کہ وہ اپنے آپ کو سیکولر کہتے ہیں باوجود اس بات کے کہ ان کے اپنے قوانین میں بھی یہ بات انگینڈ کے اور باقی جگہوں پر لکھا ہوا ہے کہ کسی ممبر کی توہین ایک جرم ہے۔ لیکن ابھی دو مہینے پہلے آسٹریا کی حکومت نے ایک بہت بڑا فکشن کر کے سلمان رندی کو وہاں کا سب سے بڑا لبریری ایوارڈ دیا ہے اس کتاب کے اوپر۔ اس پر میں نے پروٹیسٹ کیا اور اس پروٹیسٹ کی نقول مختلف جگہوں پر بھیجیں جب مجھے پتہ چلا کہ ایسا کرنے لگے ہیں۔ پاپ جان سے بھی جواب آیا کہ آپ مجھ سے اتفاق کرتے ہیں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے باقی لوگوں نے بھی اس کا جواب دیا لیکن اس کے باوجود آسٹریا کی حکومت نے اس کو وہ ایوارڈ دیا۔ اب اس مسئلے کے اوپر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ ایک encouragement دی جا رہی ہے ہر کسی شخص کو کہ وہ اگر اسلام کے خلاف کوئی بھی توہین آمیز بات کرے تو اس کو پورے یورپ کی اور پورے مغرب کی پروٹیکشن تانیہ اور قوت حاصل ہوگی۔ اور اس کی باقی ساری زندگی میٹھ و آرام سے گزارنے کا اہتمام کر دیا جائے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ بگھ دیش کی حکومت کے ساتھ اس ایشو کے اوپر رابطہ قائم کر کے پھر کوئی ایسا طریقہ کار وضع کرے کہ جس میں اسلامی کانفرنس کے مالک پر بھی یہ فرض عائد ہو سکے۔ کیونکہ ان ممالک پر اور ایران پر فرض عائد ہوتا ہے، سودی

عربیہ پر فرض عائد ہوتا ہے باقی ممالک پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ بھی یہ دیکھیں کہ اگر اس قسم کے تحسہ کے تحت ان لوگوں کی encouragement کا اہتمام سرکاری سطح پر کیا جا رہا ہے اب کشمیر کے اندر ہر روز کئی درجن لوگوں کی گردنیں کاٹی جا رہی ہیں۔ بے گناہ لوگوں کو گولیاں ماری جا رہی ہیں کوئی کسی کا جواب نہیں آیا۔ یہ ایٹو یورپین پارلیمنٹ کے اور یورپین یونین کے ایجنڈے کے اوپر نہیں آیا لیکن ایک غلط اور اسلام کے بارے میں توہین آمیز مسئلے کے اوپر ایک خاتون نے جو یہ معاملہ لکھا تو اس کے اوپر ساری دنیا میں زلزلہ آگیا اور اس کی پروٹیکشن کے لئے سارے دوڑ پڑے۔ میری صرف یہ گزارش تھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - راجہ صاحب یہ ہے invisible sequence جو کہ چل

رہی ہے اور اگر فارن منسٹر صاحب ہوتے تو وہ

I think who would---- Would any Minister like to..... Well Sir, invisible and visible, anybody would like to clarify the issue? So, Raja Sahib, my suggestion is that you should move it as a Motion, so, that it comes out for general discussion.

راجہ محمد ظفر الحق - جناب چیئرمین! میں یہ کہہ رہا تھا کہ اگر فارن آفس اس کو

take up کرے وہ take up کریں باقی اور کون۔۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - حافظ حسین احمد آن پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد - جناب چیئرمین میری تحریک اتنا ہے جی آن میں جا رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - جی بالکل آ رہے ہیں ابھی infact Adjournment.

Motion جی 30 Adjournment Motion No. 30 حافظ حسین احمد صاحب۔

ADJOURNMENT MOTION

حافظ حسین احمد - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک کرنا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔ روزنامہ (جنگ) لاہور کے مطابق پاکستان نیسی کمیونی کیشن کے چیئرمین کی جانب سے جملی تقرر نامے تیار کر کے متعدد افراد نے محکمہ ٹیلیفون میں ملازمتیں حاصل کر لیں۔ ان تقرر ناموں کے لئے لاکھوں روپے رشوت کے طور پر وصول کئے گئے۔ اس سکینڈل میں پی ٹی سی کے چیئرمین اور آئس کا عہدہ برابر کا شریک ہے اور اس انکوائری کو روکنے کے لئے اب مجھے دباؤ ڈالا جا رہا ہے یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے جاری کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

Mr. Presiding Officer: Minister concerned.

Syed Iqbal Haider: Opposed.

حافظ حسین احمد - جناب چیئرمین صاحب! کرپشن کے الزامات تو ماشاء اللہ دونوں طرف سے ایک دوسرے پر لگانے جا رہے ہیں لیکن پی ٹی سی میں کرپشن اور دھاندلی ہو رہی ہے کیونکہ ویسے بھی وزیر کوئی نہیں ہے تو اس کی بجائے سب کچھ چیئرمین صاحب خود کر رہے ہیں۔ یہ ایک اخبار میں ایک تفصیلی رپورٹ بھی تھی جس میں کہا گیا ہے کہ لاکھوں روپے رشوت لے کر جملی تقرر نامے جن پر چیئرمین صاحب کے دستخط تھے وہ پکڑے گئے تھے، ان کی فوٹو سنٹ بھی اخبارات نے شائع کی ہیں۔ اور اس کے بعد وہ لوگ باقاعدہ طور پر ان تقرر ناموں پر ملازم بھی ہوئے ہیں لیکن اس انکوائری کو اب دبایا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے لوگوں کو دھوکہ دیا جا رہا ہے کہ آپ ڈی سی آفس جا کر اپنی درخواستیں داخل کریں اور لاکھوں بیروزگار اس وقت مختلف اضلاع میں ذہنی کمشروں کے دروازوں پر کھڑے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی احکامات موصول نہیں ہوئے ہیں اور وہ درخواستیں جمع کر رہے ہیں جب کہ بالا ہی بالا جو تقرر نامے ہیں وہ جاری کئے جاتے ہیں اور جب اس کا پتہ پتا ہے کہ وہ جملی تقرر نامے ہیں۔ میں یہی گزارش کروں گا کہ اقبال حیدر صاحب بجائے اس کے کہ اسے الپوز کریں اس پر بحث کی جائے اور چیئرمین پی ٹی سی نے جو کرپشن شروع کی ہے اس کی تحقیقات کی جائے اور چیئرمین صاحب کے جو بچے ہیں جو اٹھتے ہیں کن کن کے نام پر ہیں وہ باقاعدہ ایوان کے سامنے لایا جائے تاکہ پتہ چلے کہ کون کتنا کرپٹ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین! میز رکن نے جس خبر کی بنیاد پر یہ تحریک التوا پیش کی ہے وہ حقائق پر بالکل مبنی نہیں ہے۔ ۲۰ جون تک ملازمتوں پر پابندی تھی ۲۰ جون ۱۹۹۴ء سے پہلے اس قسم کے مینڈ appointments کئے ہی نہیں گئے۔ جب appointments ہوئے ہی نہیں ہیں جس کا کہ الزام لگایا جا رہا ہے تو اس کے بارے میں انکوائری کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اب ہم نے ۲۰ جون کے بعد ہماری حکومت نے خالی آسامیوں کو بھرنے کے لئے ایک طریقہ اختیار کیا ہے، اشتہار دینے گئے ہیں، ایک پورے باقاعدہ طریقہ کار اور رولز کے مطابق اب appointments ہوں گے۔ لیکن یہ بات کر رہے ہیں ۲۷ مئی اور اس سے پہلے کی ایسی کوئی appointment ہی نہیں ہوئی ہے یہ بالکل بے بنیاد خبر ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - حافظ صاحب یہ تو کہہ رہے ہیں کہ appointment ہی نہیں ہوئی ہے۔

حافظ حسین احمد - جناب اس کو آپ پڑھ لیں ذرا، یہ تک بندیاں ہیں وہ بیٹھ کر باہر دوسروں سے کہیں ہانکتے ہیں وزیر قانون صاحب اسے آپ پڑھ کر دکھیں اس میں لکھا ہوا ہے کہ جعلی تقرر نامے ہیں جس پر ان سے پیسے لئے گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - آپ کے پاس ان کی کوئی کاپی ہے؟

حافظ حسین احمد - بالکل کاپی ہو گی، اگر وہ کہتے ہیں تو ہم وہ می۔۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - تو پھر آپ وہ کاپی لے کر آتے۔

سید اقبال حیدر - میں میز رکن کے اس لفظ ہانکنے پر سخت احتجاج کرتا ہوں، یہ بکریاں ہانکتے رستے ہوں گے لیکن میں کوئی خوش گیلیاں ہانکتا نہیں ہوں۔

حافظ حسین احمد - میں جناب ان کو کہتا ہوں کہ واک آؤٹ نہ کریں اور جان نہ پھڑائیں، ہم انہیں واک آؤٹ نہیں کرنے دیں گے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ باقاعدہ طور پر ان لوگوں کو جعلی تقرر نامے دینے گئے ہیں جن پر باقاعدہ چیئرمین پی ٹی سی کے دستخط ہیں اور ان کو ان کے عوض لاکھوں روپیہ ملا انہوں نے رشوتیں وصول کی ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے تقرر

نہیں کرانے ہیں۔

Syed Iqbal Haider: Let them lodge a police report, then its a forgery. If the complaint is that the forge letters of the appointment have been issued by some crooked person, then its a criminal case. Let them register a case

حافظ حسین احمد۔ بالکل اگر یہ criminal case ہے ایک موثر اخبار روزنامہ (جنگ) لاہور کے پہلے صفحے پر یہ چھپتا ہے اور آپ کی طرف سے نہ اس کی تردید آج تک آتی ہے نہ اس کا نوٹس لیا جاتا ہے تو آپ بتائیں کہ کیا اخبار کے خلاف آپ کوئی کارروائی کریں گے۔ اس قائل میں اخبار کا تراش لگا ہوا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ میں تمام پڑھ چکا ہوں۔

حافظ حسین احمد۔ جی اس میں آپ اخبار کا تراش پڑھیں۔

سید اقبال حیدر۔ جب یہ لفظ جملی کہا گیا ہے تو اس کا مطلب واضح ہے کہ چیئرمین نے جاری نہیں کئے۔ کیونکہ اگر چیئرمین کوئی تقرر نامے جاری کرتا ہے تو وہ جملی نہیں ہو سکتے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب یہی میں گزارش کر رہا ہوں کہ اس کے دستخط ہیں اور وہ۔۔۔۔۔

سید اقبال حیدر۔ صاحب اس طرح کا بے بنیاد پروپیگنڈہ بہت ہوتا رہتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حافظ صاحب چونکہ Minister concerned نے

clearly on the floor of the House یہ کہا ہے کہ یہ نہیں ہوا ہے تو۔۔۔۔۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا! یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس پر آپ کی ruling بہت

سارے اور معاملات پر بھی اثر انداز ہو گی۔ حافظ صاحب کا کہنا یہ ہے۔ میں legal بات کر رہا

ہوں۔ حافظ صاحب کا کہنا یہ ہے کہ یہ ایک اخبار میں چھپا ہے جس کا نوٹس پوری دنیا میں ہوا ہے۔

حکومت کو بھی اس کا نوٹس لینا چاہیے تھا۔ اگر یہ صحیح allegation ہے تو اور طریقے سے نوٹس

لیں اور اگر یہ غلط ہے تو پھر بھی نوٹس لینا چاہیے۔ کہ اگر جملی تقرر نامے ہیں تو پھر بھی کوئی

case register کرنا چاہیے۔ اسی لئے دونوں صورت میں حافظ صاحب کا point بنتا ہے۔ لیکن

صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ factually انہوں نے deny کر دیا ہے۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر۔ وہ میں راجہ صاحب اسی طرف آ ہی رہا تھا اس کے دو
 پہلو ہیں ایک تو میں نے انہیں یہ کہا ہے کہ انہوں نے floor of the House پر
 categorically کہا ہے کہ انہوں نے کوئی نوٹس نہیں لیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسری
 بات ہے کہ اخباروں میں نکلا ہے کہ government must have taken the notice. If they
 have taken the notice what action they have taken ?

سید اقبال حیدر۔ جعلی تقر نامے کے بارے میں کوئی ایک شخص بھی آ کر ہمیں
 شکایت کرے کہ جناب یہ میرے پاس تقر نامہ ہے یہ جعلی تھا اور یہ لٹل شخص نے جاری کیا۔
 تب تو آدمی action لے سکتا ہے۔ لیکن ہوا میں ایک خبر اڑانی جاتی ہے کہ بھٹی جعلی تقر نامے
 جاری ہو رہے ہیں تو یہ جناب عالی یہ criminal case بنتا ہے۔ کوئی بھی کیس اگر حافظ صاحب
 کے پاس موجود ہے۔ کوئی بھی شخصیت جو یہ کہتی ہے کہ اس کے پاس ہے

I am prepared to take full notice of that and investigate but till there is no person
 who has come forward with a forged letter of appointment, what action should I
 take?

جناب پریذائٹنگ آفیسر۔ حافظ صاحب جو منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب اگر وزیر موصوف صاحب یہ بتائیں کہ کوئی ایسا کیس پی
 ٹی سی میں discuss ہی نہیں ہوا ہے۔ وہاں پر لوگ تقر نامے جعلی لے کر نہیں آئے ہیں جن
 پہ دھتھ تھے وہ جعلی تھے یا صحیح تھے۔ وہ الگ بات ہے۔ یہ تو بالکل کہہ رہے ہیں کہ کوئی کیس
 ہی نہیں ہوا وہاں پر۔ میرا یہ موقف ہے کہ یہ کیس ہوا ہے اور لوگ آئے ہیں جن کے پاس
 تقر نامے تھے جن پہ چیئرمین پی ٹی سی کے دھتھ ہیں اور یہ باقاعدہ اخبارات میں رپورٹ ہوا ہے۔
 اس کیس کو دیا جا رہا ہے۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر۔ ان کو نوکری می ہے وہ ہٹے ہیں دفتروں میں؟

حافظ حسین احمد۔ بات یہ ہے کہ پیسے ان سے لینے ہیں اور جب وہ وہاں پر پہنچے

کچھ لوگ اس پوسٹ پر گئے بھی پھر ان کو دوبارہ نکالا گیا ہے یہ بہت بڑا کیس ہے۔
 منسٹر صاحب بالکل کیا کہا جائے اب؟
 جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ منسٹر صاحب یہ تو۔۔۔

Syed Iqbal Haider: I am prepared to to make an offer for the satisfaction of the honourable Member that if he has a single person who is holding any forge letter of appointment, I promise him if he comes to us with a forge letter of appointment, we will order instant inquiry into that.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حافظ صاحب انہوں نے جو کہا ہے آپ press کرتے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ جنرل صاحب! آپ بھی یہاں بیٹھے ہوتے ہیں۔ انہوں نے مجھے یہاں فلور پر یہ کہا کہ ابھی دو جنریئر جو ہیں دالبندین جا رہے ہیں۔
 جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ دو کیا جا رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ Call Attention Notice انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ دو جنریئر دالبندین کے لینے روانہ ہو چکے ہیں۔ چھٹی سیشن کی بات ہے اور پھر وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہیں وہ نوٹکی میں تھے وہاں وفد ان سے ملا انہوں نے کہا کہ اقبال حیدر صاحب سے کوئی بات ہونی ہے اور جنریئر آ رہے ہیں۔ نوٹکی میں بھی آپ نے یقین دہانی کرائی تھی۔
 میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ چلے گئے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں گئے ہیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ دالبندین بالکل گئے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں گئے ہیں جناب میں چیلنج کرتا ہوں نہیں گئے ہیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ ٹھیک ہے جی۔

I take full responsibility

حافظ حسین احمد۔ آپ نے بھی وعدہ کیا تو سچی میں اور انہوں نے۔۔۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ بلیر حافظ صاحب میں بات کر لوں میں

نے وہیں بیٹھ کے چیئر مین واپس سے کہا کہ

because they want ten lac of rupees for the transfer and repair work , I have been categorically assured by the A.C. from Quetta that those generators have been shifted from Turbat to Dalbandin and they may be under repair by the contractor, but they have been shifted . I still vouch for that and I am prepared to stand for it.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حافظ صاحب دکھیں آپ نے ایک ٹکٹ پر دو مزے

کئے ہیں۔ دو دو آپ نے کام لئے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ یہ ایک ٹکٹ پر دس دس مزے کرتے ہیں۔ یہاں یقین دہانی

کرائیں کہ۔۔۔ جناب وزیر داخلہ صاحب نے صحیح کہا ہے۔ میں اس وقت بھی تیار ہوں۔

اگر آپ چاہیں اب معلوم کریں اگر ایک جرنیل بھی پہنچا ہو تو میں مستعفی ہونے کو تیار

ہوں۔ آپ عجیب ہیں۔ ابھی میں کھڑا ہوں۔ اگر جرنیل وہاں پہنچے ہیں تو میں مستعفی

ہو جاتا ہوں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ مسند یہ ہے۔

Since a Government servant has made a categorical statement. We will take him to task . I will find out and I will inform him.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حافظ صاحب دکھیں یہ بڑی یقین دہانی کرا رہے

ہیں۔ آپ پریس نہ کریں۔ اگر نہ ہو تو اس کو دوبارہ لے آئیے۔

حافظ حسین احمد۔ میں گزارش کروں گا کہ اقبال حیدر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں

کہ روزنامہ جنگ لاہور کے مطابق تحقیقات کر کے وہ رپورٹ دے دیں گے کہ یہ کیا

معاذ ہے؟ تو میں پھر پریس نہیں کرتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ ذرا یقین دہانی کرا دیں۔

سید اقبال حیدر۔ اگر کوئی بھی شخص ہمارے پاس آنے گا۔ اس forged کافذات کو لے کر کہ یہ اس کو forged letter of appointment ملا ہے۔ ہم اس کے بارے میں ضرور تحقیقات کرائیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حافظ صاحب آپ پر یس نہ کریں۔ اچھا ایڈجرنٹ موشن نمبر 37 حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل قومی اہم مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔ روزنامہ جنگ لاہور 27 مئی کے مطابق خداداد مان برانچ کے کیشز نے بینک کے حکام داروں سے 50 لاکھ روپے سے زائد کا فراڈ کر دیا۔ یہ رقمات بینک میں جمع کرانے کی بجائے ذاتی استعمال میں رکھ کر چاندی کی گنی اور یہ دھندہ ساز سے پانچ سال سے جاری تھا۔ کیشز محمد اسحاق 1986 سے متعلقہ برانچ میں فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ اس کے تبادلے کو کچھ بااثر افراد روکتے رہے۔ یہ اتہانی اہم مسئلہ ہے اس پر کارروائی روک کر بحث کی جائے۔ اس کو بھی آپ oppose کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ oppose کرتے ہیں۔

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ اگر مجھے اجازت ہو تو میں حقیقت حال بیان کر

دوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ہاں فرمائیے۔

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ یہ واقعہ درست ہے اور اس کی رپورٹ جو میں

نے آج ہی منگوائی ہے۔ وہ اجازت دیں تو میں پڑھ دوں۔ یہاں پر

Hearing is on 27th July, 1994. The court, vide its orders dated 7th May, 1994 referred the complaint to FIA Lahore for investigation and submission of their report to the court for further action. The matter is subjudice in the court and before FIA Lahore. The Investigation Officers are Javed and Kamran. Further, for

embezzlement of funds in WAPDA and telephone and utility bills. FIR was lodged, was filed by the Bank against Ishfaq Ahmed and other co-accused persons with FIA Lahore. No FIR is lodged by the connected businessmen with the transaction against Ishfaq Ahmed and others. The bogus and frivolous counter-files were used by Ishfaq Ahmed, using bank's stationery and placing bogus stamps and same are of no legal force. The receipts were issued in lieu of cheques, personal acknowledgement and debit vouchers of Mian Atiq-ur-Rehman bearing his unauthorized single signature. These bogus and frivolous counter files and corresponding documents were used as "Hundies" for personal transaction without involving the bank or its record. Specimen of the bogus receipts are being faxed. A recovery of about sixteen lacs was made from Ashfaq Ahmed against the shortfall in the WAPDA and Telecom utility bills and the amounts are accounted for to the concerned utility companies. The FIA is not taking any positive steps by the investigation and to effect recovery of the amount from the accused persons to settle their transactions so much so FIA have not registered the FIR of the Bank against Ashfaq Ahmed and other proclaimed persons as the same has not been filed.

جو بات بنک کی ہے وہ میں نے عرض کر دی کہ وہاں یہ ان کا ریکارڈ بالکل صحیح ہے اور اس میں کوئی ایسی transaction نہیں ہوئی ہے۔ کیس رجسٹر ہے۔ وہ بیج کے ساپنے ہے اور اس پر action ہو رہا ہے۔ ایف آئی اے کا جو کام ہے جس میں قومی سستی ہے میرے خیال میں وہ منسٹر صاحب جو ہیں وہ action لے لیں گے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - حافظ صاحب ایک تو کہتے ہیں کہ معاملہ subjudice

بھی ہے اور انہوں نے statement بھی دے دی ہے۔ اب کیا کہنا ہے آپ نے؟

حافظ حسین احمد - لیکن مسئلہ تو ٹھیک ہے ناں؟

جناب پریزائیڈنگ آفیسر - لیکن جو کہ یہ subjudice ہے تو -

حافظ حسین احمد - اقبال حیدر صاحب اور بریگیڈیئر صاحب میں بڑا فرق ہے۔ مسئلہ وہ بھی ٹھیک تھا۔ میں اس کو پریس نہیں کرتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: O.K., you are not pressing. Thank you.

Adjournment motion No. 44 - Dr. Muhammad Rehan Sahib.

Dr. Muhammad Rehan: An alarming news has appeared in the daily 'Frontier Post', Peshawar in its issue of 31st March, 1994 that a Danish Industrial firm has disposed of its environmentally hazardous chlorine plant by selling it to Pakistan.

I, therefore, beg to move that the business of the House be adjourned to take up this serious matter for discussion which is gratified in all respects as the subject matter for an adjournment motion.

Mr. Presiding Officer: Brigadier Sahib who will respond to this adjournment motion? Is the Minister concerned here?

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - میرے پاس اس کی قائل نہیں ہے جناب میں یہ کر کہ پھر آپ سے رابطہ کروں گا۔

Mr. Presiding Officer: So Rehan Sahib can we defer it?

Dr. Muhammad Rehan: Yes, Sir.

Mr. Presiding Officer: So it is deferred. Next adjournment motion No. 78 - Dr. Muhammad Rehan Sahib. But before you go on, Minister Sahib please make sure that it is discussed next time.

Dr. Muhammad Rehan: Sir, this is connected with the previous

Mr. Presiding Officer: Then we defer both of these?

Dr. Muhammad Rehan: Of course.

Mr. Presiding Officer: All right. We get on to adjournment motion No. 48, again Dr. Muhammad Rehan Sahib that is regarding Ministry of Defence, I think.

Dr. Muhammad Rehan: The daily, "Nawa-e-Waqt", Rawalpindi has reported on 16th April, 1994 that crores of rupees of the Defence Ministry were embezzled and the goods ordered were not supplied in quantity ordered. Sir, this is a very serious matter which concerns the Federal Government and of course it is of high national interest and of recent occurrence. This should be taken up for discussion.

Mr. Aftab Shahban Mirani: Mr. Chairman Sir, I oppose it because it is not of recent occurrence. These contracts were given in 1982 to 1986 that is about 8 years back.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ - It is an old matter. ڈاکٹر محمد رحمان - اب Old کا تو منسٹر صاحب کو معلوم ہوگا ہمارے لیے تو New اس لیے ہے بیک کے لیے پاکستان کے شہریوں کے لیے یہ اپریل میں رپورٹ ہو گیا ہے اور اسی وقت میں نے اس کی Clipping لیکر سینٹ سیکریٹریٹ کو بھیج دیا - تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیا پہانہ ہوگا کہ یہ اولڈ ہے یا New ہے یہ کس نے فیصد کرنا ہے جناب اس پر تو آپ ہی رولنگ دے سکتے ہیں -

Mr. Presiding Officer: Mirani Sahib, I think this concerns your Department.

Mr. Aftab Shahban Mirani: Sir, I am ready to talk on this. Mr.

Chairman, Sir, this was for wireless set manufacture and the total cost was 279 million (rupees). Ultimately, the person who had got this contract, Mr. Sohail Ahmed, he had sold this firm in the year 1991 to another gentleman, Haji Abdur Rehman and out of the total contract in 1991 when this firm was sold, the amount outstanding was 91 million (rupees) which the Government had to get from this firm. Ultimately, upto now the present position is that recovery of equipment has been made to the extent of 76.5 million (rupees). Only an amount of 15.12 million is outstanding against the firm and this we hope to recover. They have given an undertaking that in the current year, they will give this amount back. I would like to add here that the bank has lodged a complaint with the Banking Tribunal in January, 1994 for the recovery of the loans that the bank had given to this company. Again, we have referred the case to the FIA to investigate how this company was sold without the prior sanction of the Defence Department? That is all.

Mr. Presiding Officer: Dr. Rehan Sahib, in view of what the honourable Minister has explained, are you satisfied or not?

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! وزیر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اب تفصیلات بتا دیں۔ لیکن میری پہلی عرض یہ ہے۔ ہمارے اوپر بھی قومی ذمہ داری ہے۔ اگر کہیں گھپلا ہو چکا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کوئی گریز ہوئی ہے تو اسے پوائنٹ آؤٹ کرنا ہم اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اب اس کو اس بنیاد پر کہ یہ پرانا معاملہ ہے۔ اب وزیر صاحب نے تسلیم کیا کہ اب بھی 15 ملین outstanding ہے۔ جناب 15 ملین کوئی معمولی رقم نہیں ہے۔ ایک غریب ملک کے ایک غریب قوم کے لیے جہاں ہر لوگ بھوکے ہوں اور پانی پانی کو ترستے ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ریکوری کا پراسس جو ہے وہ

جاری ہے۔

جناب آفتاب شعبان میرانی۔ میں توڑی clarification کر لوں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ کب تک یہ ریکور ہو جائے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ٹائم فریم دے دیں، ذرا ان کی تسلی ہو جائے گی۔

Mr. Aftab Shahban Mirani: There is a commitment by the Company

کہ اس سال میں amount recover ہو گی لیکن جو پہلے owner تھے مسٹر سیل احمد we have referred the case to the FIA and we hope action will be taken outstanding کا بنک جو loan تھا

Bank has filed the case before the Banking Tribunal and that case is pending. That was filed in January, 1994 and the inquiry by the FIA has been conducted under this Government.

Mr. Presiding Officer: I think, this should satisfy you.

جناب ڈاکٹر محمد ریحان۔ ٹھیک ہے جناب۔ لیکن میری گزارش ہو گی کہ اس کو speed up کر دیں جی۔ شکریہ۔

جناب آفتاب شعبان میرانی۔ جناب انہوں نے commitment in writing دی ہے کہ اسی سال میں ----- equipment equivalent to the 15 million۔

Mr. Presiding Officer: So, it is not pressed.

Adjournment Motion No. 51 and 59 by Malik Muhammad Hayat and Ilyas Ahmed Balour. But it seems that Malik Sahib does not want to withdraw it and Balour is not present, so, I think we should drop it. Adjournment Motion No. 52, Prof. Khurshid Ahmed.

Prof. Khurshid Ahmed: Mr. Chairman, I beg to seek the leave of the House to move the following adjournment motion:

It has been reported in the daily 'Jang' Rawalpindi of 1st June, 1994 that a known smuggler of heroin was allowed to go by CIA Karachi. The task force for narcotics control is extremely disturbed by this failure on the part of the administration. Such an irresponsibility in respect of a wanted person is a matter of serious national concern.

As narcotics control is the direct responsibility of the Federal Government I seek the leave of the House to move that the normal business of the House be suspended to discuss this matter of national importance.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: This incident did take place. What happened was that when I read it in the newspaper at 7 O'clock...

Mr. Presiding Officer: Are you opposing it?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No. I am not opposing it. I am giving the statement if he is satisfied, well and good because certain action has been taken. So, the point was that at quarter past seven, the officer was suspended. Mr. Mumtaz Burni stood suspended. After that an inquiry has been conducted by the FIA. We have come to the conclusion that the officer exceeded his limits of authority. Under the law, he is allowed to permit these people on bail but in this case he had exceeded his limits because there was a parallel case by the narcotics control force also. So, he could not have done so. With the result that now he has been charge-sheeted and he possibly will be dismissed. It is an SSP from Karachi, not a junior officer. As far as the SHQ is concerned, he has also been charge-sheeted and departmentally he will also be dismissed from service. But we are not only ending the matter there. We are still looking for Shorand Khan. We got news that he is in Manshra. We raided various places. We

are still in search of Shorand Khan and we have also directed the FIA to look into the assets of the SSP Mr. Burni and possibly we will lodge further cases against him if it is found that he has also been corrupt.

Prof. Khurshid Ahmed: I think it is very fair. I must pay compliments to the Minister for this and I think that serves the purpose for which I moved the motion. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Thank you.

Also, the time for that is over. Now we take the legislative business.

Dr. Abdul Hai Baloch on point of order.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جناب چیئرمین - میری اس ایوان سے ایک التجا ہے میں نے ایک اہم معاملے پر ایک Call Attention Notice بھیجا ہے - جو قومی مسئلہ ہے - اور اسی طرح اب یہ ہفتہ رواں ختم ہو رہا ہے - وہ مسئلہ ہمارے بلوچستان کے عوام کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے - سارے ملک کے عوام کے لئے اور بالخصوص بلوچستان کے عوام کے لئے کہ ایران کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اب وہ وہاں سے افغان مہاجرین کو نکال رہے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں وہ بلوچستان میں داخل ہو رہے ہیں - یہ ہمارے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے - اور کم از کم میں اس مسئلے کو Call Attention Notice کے ذریعہ اس ایوان میں لانا چاہتا ہوں -

Mr. Presiding Officer: I have been told that

یہ جو آپ کا Call Attention Notice ہے وہ چیئرمین صاحب کے پاس پڑا ہے - اور وہ میرے خیال سے لاہور گئے ہوتے ہیں - and he has not been able to return اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ یہی ہوگی کہ اس دفعہ نہیں آیا تو شاید اللہ Sunday کو آجائے گا -

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جناب ہمارے لئے یہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اور یہ بہت اہم مسئلہ ہے - پہلے سے بھی افغان مہاجرین لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں - اب وہ ایران سے بھی ہمارے بلوچستان میں آ رہے ہیں - کیا ہمارے عوام یہ سمجھیں کہ ہمیں دانستہ

16

طور پر اقلیت میں تبدیل کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ آخر کس طرح سے قومی تقاض کو وجود کو ہم برقرار رکھ سکتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Would the Interior Minister be willing to answer this, please?

Maj. Gen (Retd.) Naseerullah Khan Baber: There is such a large influx into Baluchistan from Iran I do not believe so, because the Iranian Government has also given them extension of stay so I do not think it could be.

Mr. Presiding Officer: Then we can wait till Sunday.

آپ کا Call Attention Notice بھی آج ملنے کا mean I think in the mean

We come back to the time will be able to find out for more information

legislative business No.3 جناب مولانا صاحب وہ تو یہاں نہیں ہیں تو I think situation وہی

ہو گی

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ دریا بردی شروع ہے اور روزانہ سینکڑوں ایکڑ زمین تباہ ہو رہی ہے اور ایک ایک ٹری تباہی کا ہمارے سامنے ہے۔ یہ گرائٹ سے ہیں نئے spurs کے لئے رکھے کہ جب تک پوری صورت spurs یعنی ٹھوکریں نہ بندھیں اور وہاں پر دریا کا رخ نہ موڑا جائے لوگوں کی تباہی و بربادی ہے۔ یہ ایک ضروری مسئلہ ہے لوگوں کی موت و حیات کا مسئلہ ہے یہ اختلافی مسئلہ نہیں ہے حکومت کے اپنے مفاد کا مسئلہ ہے۔ لوگوں کو دریا بردی سے بچایا جائے زمین کو بچایا جائے اگر وہاں پر پانچ سات بند لگ جائیں اور دریا کا رخ موڑا جائے تو زمین بچ سکتی ہے۔ میں نے جناب اس بارے میں کہا تھا۔ اگر متعلقہ وزیر اس طرف توجہ دے تو کام بن سکتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کہتے ہیں under submission ہے لیکن کوئی منسٹر

صاحب would like to satisfy مولانا عبدالستار صاحب۔

Syed Iqbal Haider: That Call Attention Notice become on its own when it has been placed

Mr. Presiding Officer: I have been told that it is under submission.

Syed Iqbal Haider: Sir, it will have to come under the rules

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ بڑا important مسئلہ ہے۔ تباہی کا باعث ہے۔ آپ
توجہ فرمائیں۔

سید اقبال حیدر۔ بالکل توجہ دیں گے۔

Sir, No. 3 is, I beg to move, I had already moved for leave to withdraw the Bill further to amend the " Ex-Government Servants (Employment with Foreign Governments) (prohibition) Act 1966" — "The Ex-government Servants (Employment with Foreign Governments) (Prohibition) (Amendment) Bill, 1986", as passed by the Senate on 12-2-1987 and transmitted to the National Assembly on 1-3-1987 and received back on 4-6-1987, as required by rule 104 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988. Sir, last time when it was fixed on the order of the day the honourable member had made certain important query and I had brought the replies to that query, that initially, it was decided by the Cabinet to make a bill to impose certain restrictions on the former government servants on seeking their employment abroad. Later on on 27-3-1993, the then government, which was headed by Mr. Nawaz Sharif, in its Cabinet's meeting decided that it will be unfair to impose any extraordinary conditions on the former government servants in seeking employment abroad. So these extraordinary conditions which was sought to be imposed through this bill, were decided to withdraw and that was the decision of 27-3-1993 of the then government to withdraw this bill. We also consider the same that the extraordinary conditions or restrictions on the former employees of the government are not advisable or desirable, therefore, we seek to implement the decision of the

Cabinet dated 27-3-1993 by withdrawing this bill, so the leave may be granted.

Mr. Presiding Officer: So, let us take up the mood of the House. Does the House grant leave to the?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I have to make a submission upon this motion. Last time when this motion was moved we had raised the objection that the bill in question has not been placed before the House. A direction was given to the Law Minister that only the Motion has been placed not the Bill. So today, the Bill also has been placed with the Motion. Now, you kindly see that the Motion is vague. Vague the sense that the Senate passed the motion on 12. 2. 87, then he further says that this motion was transmitted to the National Assembly on 13. 87. Now, the third figure that is given is, that it had been received back on 4. 6. 87. Nothing has been said whether the National Assembly passed the motion, or rejected the motion.

Mr. Presiding Officer: What is the mood of the House? Does the House grant leave to the Minister to withdraw this?

جناب شہزاد گل۔ جسے تو جناب اس پر تھوڑی سی بحث ہو کہ آیا یہ کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے۔ بات اصل میں یہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یہ لائسنس ہیں۔

جناب شہزاد گل۔ جناب ہم بھی حق رکھتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: He has made a request.

جناب شہزاد گل۔ جناب یہ رول ۱۰۴ کے تحت اس بل کو withdraw کرنا چاہتے

ہیں۔ اب رول ۱۰۴ ہے کیا۔ رول ۱۰۴ یہ ہے۔ Passing of Bill etc. یعنی جو Bill سینٹ میں

originate ہو تو اس کا procedure آپ پڑھیں تو وہ یہ ہے اس سے میں ہے کہ Passing of

Bill which are originated in the Senate اب اس رول ۱۰۴ میں ہے کہ

the member incharge of the Bill may at any stage of the Bill move for leave to withdraw the Bill and if said leave is granted no further motion shall be made with reference to the bill.

اب یہ کب ہو گا۔ تو یہ تب ہوگا کہ بب بل پاس نہ ہوا ہو۔ ہو بل سینٹ میں originate ہو جاتا ہے اس پر فرسٹ ریڈنگ، پھر سیکنڈ ریڈنگ تو بب بنگ بل پاس نہ ہوا ہو تو منسٹر کو یہ اختیار ہے کہ at any stage of the Bill وہ اسے withdraw کرے لیکن بب بل پاس ہو جانے رول ۱۰۵ کے تحت تو پھر ۱۰۶ کے تحت یہ بل transmit ہو جاتا ہے نیشنل اسمبلی کو۔ اب یہ نیشنل اسمبلی کا کام ہے۔ سینٹ میں اس کا کام ختم ہو گیا۔ پھر سینٹ کا کوئی واسطہ اس بل کے ساتھ نہیں رہ جاتا۔ بل چلا جاتا ہے نیشنل اسمبلی میں۔ اب نیشنل اسمبلی اسے پاس کرے یا نیشنل اسمبلی اسے ریجکٹ کرے یا ۹۰ دن میں وہ پاس نہ ہو ۹۰ دن گزر جائیں۔ تو اگر وہ ریجکٹ کریں یا ۹۰ دن میں پاس نہ کریں تو صرف سینٹ میں message واپس آ جاتا ہے کہ نیشنل اسمبلی نے اس بل کو یا ریجکٹ کیا یا with amendments پاس کیا یا ۹۰ دن میں پاس نہیں کیا۔ ہمارے پاس message آ گیا کہ اسمبلی نے اسے پاس نہیں کیا ہے ختم ہو گیا۔ تو یہ بل ہو ہے اگر وہ پاس نہیں کرتے تو یہ بل lapse ہو جاتا ہے ختم ہو جاتا ہے نہ کہ ہمارے پاس پھر یہ pending بل کے طور پر رہتا ہے۔ آپ ہمارے دیکھیں جناب والا! جانٹ سٹنگ کے رول۔ جانٹ سٹنگ کے رولز میں ہے کہ یہ بل جو ہے اور پھر ہمارے رولز آف پروسیجر میں بھی Constitution amendment کے متعلق جو رول ہے آپ رول ۱۰۵ جناب دیکھیں۔

if a bill passed by the National Assembly and transmitted to the Senate is rejected or is not passed within 90 days of its receipt or is passed with amendments, it shall be returned to the Assembly with a message

جس طرح جو بھی بل وہاں پر originate ہو اور ہم پاس نہیں کرتے۔ تو ہم message بھیج دیتے ہیں۔ اب رول ۱۰۸ کے سب سیکشن ۱۰ میں ہے کہ

if a Bill transmitted by the Senate to the Assembly is passed by the Assembly with amendments and it transmits to the Senate for reconsideration and if not passed by

the Senate, the Bill shall be deemed to have been lapsed

اب یہ ہے کہ ہمارے پاس آتا ہے یا وہاں پر جاتا ہے اور وہ ۹۰ دن میں پاس نہیں ہو جاتا تو وہ lapse ہو جاتا ہے، وہ ختم ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے جناب والا کہ اگر اسمبلی، جس اسمبلی میں بل پیئنگ ہو اور اسمبلی dissolve ہو جائے تو وہ بل وہاں پر جتنے پیئنگ تھے وہ خود بخود ختم ہو جاتے ہیں، ختم ہو جاتے ہیں۔ اب یہ ۱۹۸۷ کا بل ہے اور اسمبلی dissolve ہوئی۔ دو دفعہ اسمبلی dissolve ہو چکی ہے۔ تو یہ بل جو اسمبلی میں پیئنگ تھے وہ خود بخود ختم ہو گئے ہیں اور ان کی کوئی existence نہیں ہے اور اس بل کی بھی کوئی نہیں ہے۔ تو اب یہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا وجود ہی نہیں ہے۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر۔ اقبال حیدر صاحب یہ بتائیں کہ یہ lapse ہو چکا ہے۔ یہ تو مر گیا ہے۔

جناب شہزاد گل۔ ہاں لپس ہو چکا ہے اور پھر بب اسمبلی dissolve ہو گئی ہے تو پھر automatically ختم ہو گیا ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, it is still on the record of the Senate

جناب شہزاد گل۔ کیسے کس رول کے تحت۔ ہمیں وہ رول بتائیں۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر۔ انہیں بولنے دیں۔

Syed Iqbal Haider: Under 104 it is still, it is a fact that it is still on the record of the Senate as one of the Bills pending consideration, one. Secondly, a Bill is a Bill untill and unless it is converted into an Act when both the Houses pass it with the President's assent. So the honourable member's contention is that it is no longer a Bill, it is not a very well conceived contention. Lastly sir, I will only say that we are only pleading for the same thing what the honourable member is suggesting. What is the harm if this bill is removed from the record of the Senate. There is no practical or factual difference in what we are requesting and what honourable member is suggesting.

Only to save time, let it be, if he wants, let it remain on the... I want to save time for the substantive legislative business and for that consideration I would request my honourable member not to indulge in academic debate and because we have hardly half an hour left for our regular business and I would request him as a special case to keep his argument for some other occasion, when we have more time.

Mr. Shehzad Gul: If a Bill passed by the Senate and transmitted to the Assembly is rejected or is not passed within 90 days of its receipt or if passed with amendments in the Assembly, the Secretary shall immediately communicate the result to the member, not the Bill. Any Minister in the case of Government Bill and in any other case, any member may, after giving two days notice move that the Bill--- referred to in sub-section 1(b) be considered in a joint sitting.

چونکہ یہ سرکاری بل تھا۔ یہ ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ سینٹ میں موشن لائے کہ یہ جوائنٹ سنگنگ میں چلا جائے۔

When a motion moved under sub rule 2 is carried, the Chairman shall request the President to summon the joint sitting for the consideration of the Bill.

اب یہ ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ جوائنٹ سنگنگ کے لئے۔۔۔ چونکہ یہ گورنمنٹ بل تھا۔ ہمارے پاس تو یہ بل ہے ہی نہیں۔ ہم کس بات کی اجازت دیں گے اور وہ ہم سے کس بات کی اجازت مانگتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس مسئلے میں وزیر قانون کی جو بات ہے وہ قابل غور ہے اور جہاں تک میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے صورت حال یہ بنتی ہے کہ جب ایک بل کوئی ایک ہاؤس منظور کر کے دوسرے ہاؤس میں بھیج دیتا ہے تو اس کے پاس

تین options ہوتے ہیں۔ یا وہ اس کو منظور کر لے یا وہ اس کو اینڈ کر دے یا وہ کچھ بھی نہ کرے۔ اب یہاں یہ ہوا ہے کہ اسمبلیاں بار بار dissolve ہوئی ہیں جس کی وجہ سے متعدد بل وہاں پر زیر غور آئے ہی نہیں۔ لیکن ایسی صورت میں دستور یہ کہتا ہے کہ پھر وہ بل automatically جس ہاؤس نے originate کیا ہو اس کی طرف واپس چلا جاتا ہے۔ اب واپس آنے کے بعد ہمارے پاس دو آپشنز ہیں۔ پہلا آپشن تو یہ ہے کہ ہم موو کریں کہ اس کو جوائنٹ سیشن میں لے جایا جائے۔ لیکن دوسرا آپشن یہ بھی ہے کہ ہم اسے واپس لیں۔ میری نگاہ میں اس کی مثال ایسے ہے کہ جیسے ایک ڈیڈ ہڈی ہے۔ اس ڈیڈ ہڈی میں نئی زندگی اگر کوئی ڈال سکتا ہے تو جوائنٹ سیشن ہے۔ اور اگر وہ ہم نے نہیں کیا ہے تو پھر اس کو دفن کر دیجئے۔ اور دفن کرنے کا راستہ یہ ہے کہ ڈائس لے لیجئے۔ تو میرا خیال ہے کہ یہ زیادہ بہتر چیز نہیں ہے۔ یہی اس کی لیگل پوزیشن ہے ہمیں اس کا احترام کرنا چاہئے۔

Mr. Presiding Officer: It is quite clear. Kamal Azfar Sahib

Barrister Kamal Azfar: I wanted to vote

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: On point of order, Sir. Father and when whichever interpretation is taken, the Bill is dead. It has lapsed. So we can go on with the other legislative business.

Mr. Presiding Officer: We try to do that.

Syed Iqbal Haider: Just put it to the vote, Sir.

Mr. Presiding Officer: Does the mood of the House is sort of to go along with the withdrawal of this Bill.

(Voices arise "Yes")

Mr. Presiding Officer: Bill stands withdrawn.

Syed Iqbal Haider: Thank you, Sir.

پروفیسر خورشید احمد - ادنیٰ سی درخواست یہ کہوں گا میں وزیر صاحب سے اور سینٹ سیکرٹریٹ سے کہ صرف یہ ایک ہی بل نہیں ہے۔ ایسے چھ سات بل ہیں۔ ان کو بھی ختم کیجیے۔

Mr. Prising Officer: I am glad that the spirit exists.

Syed Iqbal Haider: Sir, before that, may I make a humble submission with the consent of the Leader of the Opposition only and if I have the privilege of their consent, I will be obliged if the last item of Legislation which is the Civil Laws (Reforms) Bill, is taken first for consideration because it is due to lapse if it is not passed today and I have made a very workable offer that we are willing to consider in a separate Committee all the amendments of the Opposition and discuss these and decide within 10 days or within one week whatever the Leader of Opposition and Mr. Bhinder, Honourable Member of the House, agrees upon because it is a question of Civil Reforms, it is not a political issue, Sir. Some of the amendments, some of the Members have suggested, have lot of substance also but that substance can be considered in a separate Committee which may be constituted with my work and function and present its report during this very Session also. It is also possible that with a view to avoiding reference of the Civil Reforms CPC Reform Bill to a joint Session perhaps, it will serve a better purpose if those amendments are amicably decided separately, this Bill is passed and then a separate bill is moved to further improve upon the CPC. If this proposal is acceptable then with the consent of the Leader of the Opposition and other honourable Members, who have moved amendments, we may pass this Bill as it is today and constitute a Committee and present the report during this session which is continuing till at least 4th of August.

جناب شہزاد گل۔ میں ہاؤس کے سامنے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

سید اقبال حیدر۔ جنرل ذرا تم سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔

جناب پریذائیڈنٹنگ آفیسر۔ راجہ ظفر الحق صاحب۔

جناب شہزاد گل۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لائسنس صاحب کی اثورس

پر ہم نے پچھلے اجلاس میں Maritime Security Agency کا بل جو تھا اسی طرح understanding کے نتیجہ میں ہم نے امینڈمنٹ واپس لے لیں اور وہ بل پاس ہو گیا اور اس ہاؤس میں اسی دن ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ لیکن ابھی تک نہ اس کمیٹی کی کوئی میٹنگ نہیں بلٹی گئی ہے۔ اب یہ دوبارہ اثورس دے رہے ہیں۔ بل تو پاس ہو جانے کا اور کمیٹی بن جانے کی پھر کمیٹی کی میٹنگ کبھی بھی نہیں ہو گی۔

سید اقبال حیدر۔ آپ کی شکایت آدھی درست ہے۔ یہ اس لیے سرکہ یہ کمیٹی

بالکل بن گئی تھی۔ اس کمیٹی کی میٹنگ جو ہے سینٹ کے سیکرٹریٹ نے نہیں بلٹی تھی کیونکہ گزشتہ باب سیشن ختم ہوا تھا سینٹ کا تو اس کے فوراً بعد نیشنل اسمبلی کا شروع ہو گیا تھا۔ اس کی بھی میٹنگ میں کہتا ہوں کہ آپ اگلے ہفتے بلا لیں کسی بھی وقت اور میٹنگ کے بلانے میں تاخیر ہماری جانب سے دانستہ طور پر نہیں ہوتی۔ سینٹ کا سیکرٹریٹ جو بھی تاریخ مقرر کرے گا اس میٹنگ کیلئے میں بالکل حاضر ہوں اور اس میٹنگ کو بھی ساتھ ہی بلا لیتے ہیں اس میں کوئی تاخیر ہماری جانب سے ہو۔ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ تو let us have both the meetings sir, ہم نے نہیں delay کیا۔ وہ میٹنگ کا بلانا سینٹ کے سیکرٹریٹ کا اختیار ہے اور میں سینٹ کے سیکرٹریٹ سے درخواست کروں گا پریذائیڈنٹ صاحب کہ اس کی بھی میٹنگ بلٹی جائے۔ ہمیں میٹنگ کے بلانے میں قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنٹنگ آفیسر۔ راجہ صاحب کیا آپ اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہیں گے؟

راجہ محمد ظفر الحق۔ بناب چیزیں! یہ مسالہ آج صبح بھی وزیر موصوف نے ٹیک

اپ کیا تھا۔ اس میں وہ خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ substantial nature کی amendments

انہوں نے دی ہوئی ہیں۔ تین ارکان نے دی ہوئی ہیں۔ آفتاب خان صاحب نے دی ہوئی ہیں۔

بھنڈر صاحب نے دی ہوئی ہیں اور شہزاد گل صاحب نے دی ہوئی ہیں۔ اگر ہر معاملے کو اسی طرح کیا جانے ویسے پہلے کے اوپر کیا گیا کہ یہ تو آپ کر لیں اس کو تو پاس کر دیں اور اس کے لئے کوئی پرائیویٹ ممبرز بل لے آئیں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں آفیشل بل لائیں گے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ وہ آفیشل لائیں گے تو پھر ٹھیک ہے۔ یہ committent دیں کہ آفیشل بل لائیں گے۔ لیکن پرائیویٹ ممبرز کی تو باری ہی نہیں آتی وہ مسئلہ ہی اور ہوتا ہے۔ کمیٹی کی تشکیل ہو۔ وہ کمیٹی جو ہے وہ meet کرے۔ جو amendments ہیں ان کو consider کرے اور اس کے بعد جو اس میں سے accept ہوتی ہیں ان کے لئے گورنمنٹ خود amendment لائے۔

سید اقبال حیدر۔ ٹھیک ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ تب تو ٹھیک ہے۔ لیکن اگر ویسے ہی اپنی مجبوری ظاہر کر کے یعنی چاہتے تو یہ تھا کہ چونکہ یہ lapse ہو رہا تھا تو حکومت اسے پچھلے سیشن میں لاتی۔ اس وقت تو پانچ بل پاس ہوئے پچھلے سیشن میں لیکن اس کو کسی نے consider نہیں کیا کہ یہ lapse ہو جانے کا اگلی تاریخ تک۔ اب بھی آرڈر آف دی ڈے میں وہ آخری آئینم ہے پھر بھی کسی نے خیال نہیں کیا۔ تو جو فٹن لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز کی منسٹری کی ہے جو ذمہ دار لوگ ہیں ان کی ہے اس کے لینے ہمیں یہ کہا جانے کہ چلو انہوں نے تو نہیں کیا لیکن آپ جیسے تیسے بھی ہے اس کو ایسے ہی پاس کر دیں۔ یہ طریقہ کار ٹھیک نہیں ہے۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ اس لئے اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ amendments officially لائیں گے اور آج وہ کمیٹی تشکیل پاتی ہے اور ان لوگوں کی جنہوں نے amendments دی ہوئی ہیں اور پھر ان کے لینے نوڈ draft کر کے لاتے ہیں تو پھر تو درست ہے۔ ہم ان کی مجبوری کے لینے ہم ایسا نہیں چاہتے کہ یہ بل ختم ہو جائے۔ لیکن انہیں خود بھی اپنا ہوم ورک صحیح طریقے سے کرنا چاہیے جو نہیں ہوا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آرمیل لا منسٹر اپنا ہوم ورک ٹھیک کریں۔

سید اقبال حیدر۔ میں اتنا کہتا ہوں اور حزب اختلاف کے جذبات سے میں مکمل

اتفاق کرتا ہوں یہ کمیٹی جو بھی فیصلہ کرے گی اس میں مزید بہتری کے لئے حکومت اپنا بل لے کر آنے گی اگر اس سے آپ مطمئن ہیں تو مجھ حکومت کی جانب سے بل لانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر اس assurance پر آپ کمیٹی بھی constitute کر دیں اور اس کی تاریخ بھی مقرر کر دیں اور ماضی کی کمیٹی کی بھی چیئرمین صاحب تاریخ مقرر کر دیں تاکہ حزب اختلاف کو کوئی غلط فہمی نہ ہو کہ ہم اس کمیٹی سے کوئی اجتناب کرنا چاہتے ہیں۔ اسی سیشن کے دوران ہم بیٹھ کر معاملہ طے کر سکتے ہیں اور اس گزارش کے ساتھ اگر یہ آئٹیم نمبر ۱۸ کو آپ مجھے اجازت دیں move کرنے کی تو میں مشکور ہوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب آفتاب احمد شیخ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! میری عرض یہ ہے کہ جس بل کو اس قدر

جلدی میں پاس کروانے کی سعی ہو رہی ہے اس میں ایک موشن ہے میرا اس بل میں

the Bill is circulated for electing public opinion by publication in Provincial Central Gazette, opinion of Bar Association, Provincial Assemblies, High Courts, public bodies, litigant public, prominent citizens, lawyers and selected forums be obtained within one month of the receipt of the Bill

سوال یہ ہے جناب چیئرمین کہ یہ بل جس کی آج جلدی ہے پاس کرانے کی یہ کوئی ایک قانون نہیں ہے اس کے اندر۔ اس میں جو قوانین متعلقہ ہیں اس میں سول پروسیجر کوڈ، پروونشل سال کازز (کاز کورس) ایکٹ اور اسی طرح کے اور قوانین involve ہیں جن کا وکالت میں دن رات جو لوگ پریکٹس کرتے ہیں ان کا دن رات کا تعلق ہے ان قوانین سے۔ لہذا اس میں موشن میری موجود ہے اور یہ اتنی اہمیت کی حامل ہے یہ بل such an important Bill relating to the procedure of the Courts, the Civil Courts throughout the country. تو میں یہ عرض کر رہا ہوں جناب چیئرمین کہ وزیر قانون میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میرے کان آپ ہی کی طرف ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ نہیں کان ہیں نہیں آپ میری طرف دیکھیں بھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ چلنیے دیکھتے بھی ہیں آپ کی طرف۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اگر وزیر قانون سنجیدہ ہیں چاہتے ہیں کہ یہ بل پاس ہو جائے ٹھیک ہے ہم ان سے co-operate کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جیسے پہلے سنجیدگی کا مظاہرہ انہوں نے کیا ہے کہ ہم سے اسی قسم کی assurance لے کر کے کمیٹی بنائی جس کا آج تک کوئی پتہ نہیں۔ کوئی میٹنگ نہیں ہوئی تو اس قسم کا کام نکل جانے کے بعد گردن پھیر لی یہ جو برتاؤ ہے بڑا غلط ہے ان کا۔ یہ بڑا اہم بل ہے اور ہم اس پر full dress debate چاہتے ہیں ایک ایک کھاز پر۔ ہم نے ساری ترمیمات سخت سے بیٹھ کے جتنی ہماری سمجھ بوجھ ہے لکھا ہے اور کچھ کر پیش کیا ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ دس منٹ میں پاس کر دیں اس کو یہ بالکل غلط بات ہے۔ اسے کہتے ہیں bulldozing یہ bulldozing ہے legislation کی۔ تو میں عرض کروں گا کہ ٹھیک ہے اگر یہ طریقہ adopt کرتے ہیں یہ تو ہمیں منظور ہے لیکن کمیٹی بننی چاہیے۔ سنجیدگی سے بیٹھ کر اس میں deliberate کرنا چاہیے۔ پھر جو amendments ہم سب نے propose کیے ہیں ان amendments کو یہ سوچیں سمجھیں اور اس کے بعد گورنمنٹ بل پیش کر انہوں نے assurance دی ہے لیکن باقاعدہ شیڈول دے دینا کہ کب ملنا ہے ہم نے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اب میں ادھر دیکھ سکتا ہوں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جی سر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب مینبرین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پچھلے سیشن میں ہم نے اور ہمارے قائد حزب اختلاف نے یہ assurance دی تھی کہ ہم مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتے کسی بل کی جو اچھا بل ہو گا مخالفت نہیں کریں گے۔ جو ہماری دانت میں اور کچھ میں آنے گا کہ یہ بات درست نہیں ہے اس کی ضرورت مخالفت کریں گے۔ چنانچہ اسی اصول کے تحت ہم نے اپنا لائحہ عمل پچھلے سیشن میں بھی اور اس وقت بھی رکھا ہوا ہے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ افہام و تفہیم کے ساتھ اور اس ایوان کے وقار کے لئے ہم نے پچھلے دفعہ بھی چند تجاویز جو فاضل وزیر قانون نے فرمائیں وہ قبول کی تھیں۔ اس دفعہ بھی انہوں نے جس چیز کی پیشکش آج کی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات ہو تھی یہ دو دن یا تین دن پہلے آئی چاہیے تھی۔ یا اس کا order of precedence بھی انہوں نے ہی determine کیا تھا

پہلے یہ consider ہو جاتا، پاس ہو جاتا۔ صرف بات جناب، یہ ہے کہ ہم صرف ایوان میں بیٹھے ہونے ہی لوگ نہیں ہیں۔ تمام قوم، تمام وکٹ، سب دیکھ رہے ہیں کہ ہم legislation کس طرح سے کرتے ہیں۔ ہمیں legislation کو procedure کے مطابق یا rules کے مطابق چلانا پڑیے۔ جہاں تک agreement کا تعلق ہے میں یہ بات نہیں کر رہا کہ ہم اس بات کو نہیں مانتے۔ ٹھیک ہے اگر وہ آپ نے اور ہمارے قائد حزب اختلاف نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ کمیٹی بنے گی amendments آئیں گی، بل آنے کا پاس ہو گا اور اس کے مطابق یہ through ہو جائے گا۔ لیکن ہمیں کوشش جناب، یہ کرنی چاہیے کہ ہم جو set rules of procedure ہیں ان کے مطابق چلیں۔ even ابجنڈے پہ آپ کو مکمل کنٹرول حاصل ہے اس کے مطابق چلیں تاکہ یہ نوبت نہ آنے کہ ہم اپنے rules of procedure سے deviation کرتے ہوئے لوگوں کو یہ تاثر دیں کہ ہم نے اس چیز کے تحت ان تمام amendments پہ اور ان تمام ترامیم پہ بات تک نہیں کی۔ آج لوگ یہ تو سوچیں گے۔ کہ یہ سول لاء کا قانون جو ہے ہم تو افہام و تفہیم کے تحت کر لیں گے لیکن یہ بات کوئی اچھی قانون سازی کا موقع فراہم نہیں کرتی۔ اس لیے آئندہ کے لئے کم از کم یہ بات ہونی چاہیے کہ ہم rules of procedures میں ہمارے ان کے مطابق ہم چلیں۔ باقی آپ نے agree کیا ہے راجہ صاحب نے ہمارے قائد حزب اختلاف نے اس سے agree کیا ہے ہمیں اس میں اعتراض کوئی نہیں ہو گا۔ لیکن میں آئندہ کے لئے یہ گزارش ضرور کروں گا اور فاضل وزیر قانون کی خدمت میں یہ استدعا کروں گا کہ یہ چیزیں چند روز پیشتر ہمیتہ دیکھنا چاہئیں کہ یہ کب expire کر رہا ہے، کب اس کی urgency ہے، کس طرح اس کی urgency ہے۔ لیکن یہ پھر بھی جناب والا، دیکھ لیں کہ ہمارا جو رویہ یا attitude جو اپوزیشن کا ہے وہ منہنی نہیں ہے بلکہ تعمیری ہے۔

جناب پریذیڈنٹنگ آفیسر۔ فاضل وزیر صاحب آپ کچھ فرماتیں گے۔

Syed Iqbal Haider: I agree that the Chairman may kindly fix the date for the meeting of this committee to meet comprising of all the members who have moved the amendments.

Mr. Presiding Officer: I think the committee's meeting timing can be mutually decided by the Leader of the Opposition and between you.

Syed Iqbal Haider: Whatever date Leader of the Opposition may nominate.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, for small amendments instead of setting up a new committee the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs can look into the amendments and invite the movers to participate.

جناب پرنیڈ ایڈنگ آفیسر - لمبا ہو جائے گا توڑا سا۔

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Justice Dr. Javed Iqbal, Mr. Aftab Sheikh, Mr. Muhammad Anwar Bhinder, Mr. Shehzad Gul and Mr. Abdur Rahim Mandokhel.

Syed Iqbal Haider: Three names from our side also - Mr. Masood Kausar, Mr. Kamal Azfar and Mr. Imdad Ali Awan.

Mr. Presiding Officer: Would you like to have a Chairman by consensus, Raja Zafar-ul-Haq? Who would like to be the Chairman by consensus before I announce it?

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Dr. Javed Iqbal.

Syed Iqbal Haider: Dr. Javed Iqbal Sahib - Agreed.

Mr. Presiding Officer: So the following Members will form the committee :

- | | | |
|----|---------------------------------|----------|
| 1. | Justice (Retd.) Dr. Javed Iqbal | Chairman |
| 2. | Mr. Aftab A. Sheikh | Member |
| 3. | Mr. Muhammad Anwar Bhinder | " |

4. Mr. Shehzad Gul
5. Mr. Abdur Rahim Mandokhel
6. Mr. Masood Kausar
7. Mr. Kamal Azfar
8. Mr. Imad Ali Awan

to go into the details and validity of this Bill at an appropriate time decided amongst themselves.

Syed Iqbal Haider: Decided by the Chairman. Let the Chairman fix the time.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: For the amendments? About the amendments?

Syed Iqbal Haider: For the amendments already on the agenda. Sir, with this assurance may I have the permission to move that the Bill further to amend certain laws for bringing procedural reforms

جناب شہزاد گل۔ صرف انہی amendments کے لیے نہیں بلکہ اور بھی کوئی amendment آئے تو ان کو بھی دیکھ لیں۔

سید اقبال حیدر۔ ہاں ہاں اور بھی کوئی amendment آئے کی تو ان کو بھی دیکھ لیں۔

Sir, that the Bill to amend certain laws for procedural reforms [The Civil Laws (Reforms) Bill, 1994], be passed.

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Sir, may I remind you that in the last session the motion for consideration was moved. This is why item No. 18 reads: Further consideration on the following motion. But if you wish that I move again then I don't mind.

Mr. Presiding Officer: So, there is no need to do that, I will move it.

Syed Iqbal Haider: Question may be put for passing of the Bill.

(interruption)

Syed Iqbal Haider: O.K., I move Sir, that the Bill to amend certain laws for procedural reforms [The Civil Laws (Reforms) Bill, 1994], be taken into consideration.

(Aazan-e-Zohar)

Mr. Presiding Officer: It has been moved by Syed Iqbal Haider Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the Bill to amend certain laws for bringing procedural reforms [The Civil Laws (Reforms) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The Motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Motion is carried.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I think there should be a statement by the movers of the amendments that in view of the assurance given by the Law Minister they don't want to move the amendments. After that your honour will put each clause to the vote of the House.

Mr. Presiding Officer: Please do that.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, in view of the assurance given by the learned Law Minister on the floor of the House, I don't move my amendments of which I have given notice of.

Shaikh Aftab Ahmad: Sir, in view of the categorical assurance given by the Law Minister not only the amendments are not being moved but also

the motion is not being moved by me.

Mr. Shahzad Gul: Mr. Chairman, Sir, I also support the statement made by Ch. Muhammad Anwar Bhinder and for the time being I also do not want to put my amendments before the House.

Mr. Presiding Officer: The question is that Clause 2 do form part of the Bill.

(The Motion was carried)

Mr. Presiding Officer: So, Clause 2 forms part of the Bill. The question is that Clause 3 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: Clause (3) forms part of the Bill.

The question is that clause (4) to clause (12) do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: Clause (4) to (12) form part of the Bill.

The question is that clause (1), Short Title and Commencement and Preamble do form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: Clause (1), Short Title and Commencement and Preamble form part of the Bill.

Item No.19.

Syed Iqbal Haider: Sir, with your permission, I move that that the Bill to amend certain laws for procedural reforms (The Civil Laws (Reforms) Bill, 1994, be passed by this august House.

Mr. Presiding Officer: It has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs, to move that the Bill to amend certain laws for procedural reforms (The Civil Laws (Reforms) Bill, 1994), be passed.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The Bill is passed.

Syed Iqbal Haider: Thank you, Sir.

Mr. Presiding Officer: The sitting is adjourned to meet again on Sunday, the 24th July, 1994, at 1600 hours.

*(The House then adjourned to meet at 4 O'clock in the evening
on Sunday, the 24th July, 1994).*
